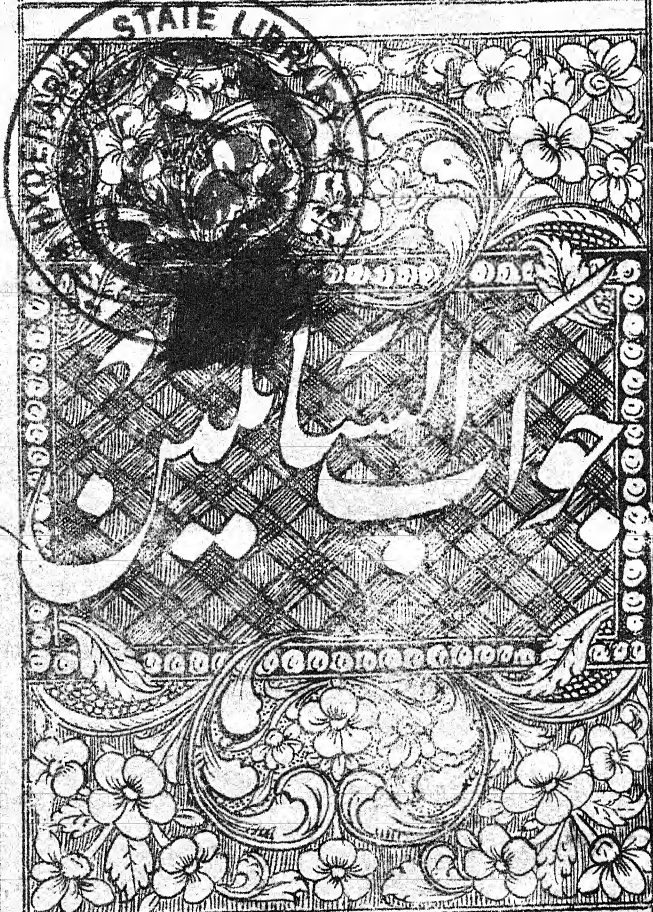
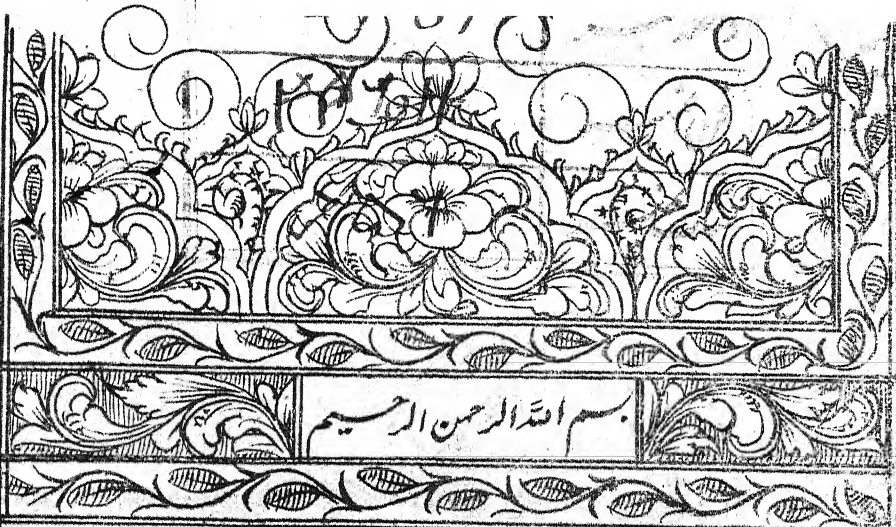


بمعاونت کرامت و فضل خلائق و قریب



مطبع مطبعی لایقین طبعین انجمن



جہاں جہان حمد و سپاس اس خالق مطلق و داد و برحق کو سزاوار ہو کہ جسکی حکمت نے بشر کو  
 شت خاک سے پیدا کر کے سلیقہ حسن خطاب و رد و جواب کا عطا کیا اور عالم عالم تائیں اس حکیم کریم  
 و صالح قدیم کو لائق ہو کہ جسکی مشاطہ صنعت نے عناصر ربیہ یعنی آب آتش و خاک و باد سے کہ ہر چہ  
 آپس میں متضاد و انہی میں ایک جگہ اوپر کر سی انتظام کے بٹھا کے نعمت وجود کی دیگر خلعت حیات کا  
 پہنایا اور اصناف درود و نعمت شمار بارگاہ اس برگزیدہ امام حاتم و دران کے کہ جسکی نور نبوت نے سچ و جز  
 اول اور ظہور آخر کے جھٹکا ہوا بیت کا میدان عالم میں بلند فرمایا اور انکے اکل الہام و اصحاب اختیار و اہلیت کیا  
 کہ ہر ایک انہیں سے روفیق سلطنت دین محمدی و شیع محل شریعت احمدی کے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 علیہم اجمعین اما بعد برداشوران حق پسند و خرد و پروران طبع بلند پوشیدہ و مستتر نہ ہکا کا سر ایا  
 انکسار لال محمد غفر ذنبہ لد و والدیر یا و حسن الیہا و الیہ بطریق سوالات بعض اشخاص کہ اس سچ و دران کو قدر  
 جواب کی نہ تھی ناچار چند سوالوں کا جواب تو ان مجید و فرمان جید سے کہ ترجمہ اردو زبان حضرت مولانا شاہ  
 عبدالقادر محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے نکالا اور جو بعض علماء محققین سے بوقت ضرورت کے استفادہ ہو چکا  
 تھے جمع کیا کہ اتنی تفصیلات کتابوں سے انتہا کر کے سب سوالوں کو مع جوابوں کے ترتیب سے ایک رسالہ  
 رسومہ جواب السائلین قرار دے کے پیش نظر خواستہ گاران جواب کے گذرانا اللہ تعالیٰ مجبور اس کے  
 پڑھنے اور پڑھانے والوں کو توفیق عمل نیک کی عطا کرے آمین اور یہ رسالہ بعد تالیف لائحہ عمل پر مشتمل ہے  
 اور بدست مبارک خاص کے اصلاح پڑھنے سے طبع اہل اسلام پسندیدہ و مہینہ فاضل عام ہو کیوں کہ اس برگزیدہ





دعا کیلئے سے تو پہچانتا ہی انکو انکے چہرے سے نہیں مانگتے تو کون سے پست کرف لینے بڑا ثواب ہو گا دنیا و آخرت  
تعالے کی راہ میں ایک گتے ہیں کیا نہیں سکتے اور اپنی حاجت ظاہر نہیں کرتے جیسے حضرت کے صحابہ تھے اہل  
صفہ نے گھر بار چھوڑ کر حضرت کی صحبت پکڑی تھی علم سیکھنے کو اور جہاد کرنے کو اسی طرح اب بھی جو کوئی حفظ  
قرآن کرے یا علم دین میں مشغول ہو تو لوگوں کو لازم ہو کہ انکی مدد کریں ۱۲ موضع القرآن سوال اگر کوئی مسلمان  
کسی مسلمان کے ہاتھ سے بھولے چوکے سے مارا جاوے تو قاتل کی خلاصی کی کیا صورت ہوگی جواب دو صورت  
ہر ایک تو آزاد کرنا یہ وہ مسلمان کا اور تعدد نہ ہو تو روزے دو مہینے متصل دوسرے خون بہا اور اگر ان کے  
دارقون کو یہ انکا حق ہو جیسا کہ فرمایا اللہ صاحب نے یا نبیین سیارہ سورہ نسا کے تیرھویں رکوع میں  
وَمَا كَانَ يُؤْمِنُ أَنْ يَفْتُلُ الْمُؤْمِنُ الْأَخْطَاءُ وَمَنْ فَعَلَ مُؤْمِنًا خَطِيئَةً فَثَلَاثُونَ مِثْقَالًا مُؤْمِنَةً وَثِيَّةً مُثْلَةً إِلَى أَهْلِهَا كَأَنْ  
يَقْتُلَهُ فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَلَى لَكَ وَهُوَ مِنْ قَوْمٍ بَرٍّ رَقِيبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ  
مِثْقَالُ فَدْيَةٍ مُثْلَةً إِلَى أَهْلِهَا وَخَيْرٌ رَقِيبَةٍ مُؤْمِنَةٍ مَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيحًا مُمْشِرِينَ مُمْتَلِئِينَ  
فَدْيَةً مِنَ اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ حَكِيمًا ترجمہ و مسلمان کا کام نہیں کہ مارا جائے مسلمان کو مگر  
چوک کر اگر جسے مارا مسلمان کو چوک کر تو آزاد کرنی گردن ایک مسلمان کی اور خون بہا ہو بچانا اس کے گھر والوں کو مگر کہ  
وہ خیرات کریں یعنی منافق کریں پھر اگر وہ تھا ایک قوم میں کہ تمہارے دشمن ہیں اور آپ مسلمان تھا تو آزاد کرنی گردن  
ایک مسلمان کی اور اگر وہ تھا ایک قوم میں کہ تم میں اور ان میں عہد ہو تو خون بہا ہو بچانے اس کے گھر والوں کو آزاد کرنی  
گردن ایک مسلمان کی پھر جسکو سپرد نہ ہو تو روزہ دو مہینے لگے تا بخت اسے کو اللہ سے اور اللہ جانتا ہے جو جتنا سرف چوک کی  
عمورتیں کی ہیں یہاں وہ مذکور ہیں کہ مسلمان کو کافروں میں اتسیار نہ کیا اور مارا الا ہر طرح کی خطا کی قتل بن دو  
جیزین لازم ہیں ایک آزاد کرنا غلام مسلمان کا اور تعدد نہ ہو تو روزہ دو مہینے متصل یا اپنی تفسیر کا تدارک ہو اللہ کی نجات  
میں دوسرے خون بہا اور اگر ان کے دارقون کو یہ انکا حق ہو اور وہ اگر خیرات کر کے چھوڑ دیں تو مختار ہیں سو اگر اس کے دارقون  
مسلمان ہیں یا کافروں لیکن صلح رکھتے ہیں تو اگر ان کا واجب ہو اگر کافروں میں ورنہ نہیں تو اگر ان کا واجب نہیں خون بہا  
مذہب حق میں مسلمان کی ورنہ رسالت سوچالیں پیہ میں تمہیں اور دیتے آتے ہیں قاتل کی برادری کو تین برس میں تعزیری  
اور اگر بن موضع القرآن سوال اگر کسی مسلمان نے کسی مسلمان کو قصد قتل کیا تو اسکی منہ اندر آگے کے بیان کیا یہ جواب  
دفعی ہو اور اگر قصاص میں یہ بھی پکارا گیا تو سب کے نزدیک پاک ہو جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ نسا کے تیرھویں  
رکوع میں وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءُ مَا جَفَلَهُ خَالِدًا فِيهَا وَهُوَ مَرْغُوبٌ وَأَعْدَاءُ اللَّهِ

یہ حدیث صحیحہ ہے

بسم اللہ



عظیم تر ترجمہ اور جو کوئی بارے مسلمان کو قصد کر کہ تو اسکی سزا و فرخ ہی پڑا رہی اسچھین اور اسے  
 اسپر غضب ہوا اور اسکو لعنت کی اور اسکے واسطے طیار کیا بڑا عذاب ف ابن عباس نے فرمایا یہی کہ مسلمان  
 اگر قصد کر کے مسلمان کو مار ڈالے تو وہ دوزخی ہو چکا اسکی تو یہ قبول نہیں باقی اور علمائے کما کہ سنو  
 اسکی یہی ہو جو یہاں مذکور ہوئی آگے اللہ مالک ہو لیکن اگر قصاص میں مارا گیا تو سب کے قول میں  
 پاک ہو ۱۲ موضع القرآن سوال اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے خود بول کر کلام کیا تھا یا اور کسی  
 طور سے جواب خود بول کر کلام کیا تھا فرمایا اللہ صاحب نے چھٹے پیارہ سورہ نسا کے تیسویں رکوع میں  
 وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَىٰ تَلَوْنِیْ ترجمہ اور باتیں کہیں اللہ نے موسیٰ سے بول کر وہ اعظم سوال خیر وقت میں حضرت  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کون آیت احکام کی آیتوں سے اترتی تھی اور لیا ورتنے اس آیت  
 کریمہ کے کتنے روز حضرت حیات رہی جواب تین مہینے اور آیت شریف یہ ہو اَلِیَوْمِ اُحْكَمْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ  
 وَ اَقَامْتُ عَلَیْكُمْ دِیْنَیْ ترجمہ آج میں پورا دے چکا تمکو دین تمہارا اور پورا کیا میں نے تمہارا احسان پنا  
 ف یہ جو فرمایا آج پورا دے چکا دین تمہارا یہ آیت آخر کو اتری کہ سب احکام اللہ کا نازل  
 ہو چکا تھا اسکے بعد تین مہینے حضرت زندہ ہوئے ۱۳ موضع القرآن سوال شکاری جانور جو سہا ہوا اور  
 اللہ کا نام لیکر شکار پر چھوڑے یعنی بسم اللہ کہہ کر اور اسکے پکارتے اور پھاڑنے سے وہ شکار ہو جاوے  
 تو اسکا کھانا مسلمان کو کیسا ہو جواب حلال طیب ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ مائدہ کے پہلے  
 رکوٰۃ میں یَسْأَلُکُمْ مَاذَا اُحْلِلَ لَکُمْ قُلْ اُحْلِلَ لَکُمُ الطَّیِّبَاتُ وَمَا عَلَّمُکُمُ الْحَرَامَ فَاُولَٰئِکَ حُدُودُ اللَّهِ  
 عَلَیْکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ اَللّٰهُ اَعْلَمُ اَن تَعْلَمُوْا اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ترجمہ تمہیں پوچھے ہیں کہ انکو کیا حلال ہو تو کہہ ٹکو حلال ہیں تمہری چیزیں اور جو سہا و شکاری جانور ڈولنے  
 کو کہ انکو سکھاتے ہو کچھ ایک جو اللہ نے ٹکو سکھایا ہو سو کھا و اس میں سے کہ کھچھوڑیں تمہارے واسطے  
 اور اللہ کا نام لو اسپر اور روتے رہو اللہ سے اللہ شتاب پیتے والا ہو حساب ف موشی کا حکم تو فرمایا پھر لوگوں  
 نے او چیزوں کو بوجھا تو فرمایا کہ تمہری چیزیں ٹکو حلال ہیں سو حضرت نے جو چیزیں منع فرماتیں معلوم ہوا کہ  
 کہ وہ تمہری نہیں جیسے پھاڑنے والا جانور چراتے یا پزندے مثلاً شیر یا چتیا یا زباجیل اور اسی میں داخل  
 ہوئے مردار خوار سارے کو وغیرہ اور جیسے گدھا اونچرا اور جیسے کپڑے زمین کے مثلاً چربا وغیرہ فائدہ  
 اور پہلے حرام فرمایا جسکو پھاڑنے والے نے کھایا وہ میں سے شکاری سہا ہوئے جانور کا یا نہ ہو جانور

کیا جب اس نے آدمی کی خوشی کی تو گویا آدمی نے فوج کیا لیکن سنا ہوا شرط یہ ہے سنا ہوا کہ بیکار کر کے چھوڑے  
 آپ نہ کھاوے اور اللہ کا نام لینا شرط یہ ہے دوڑانے کے وقت کہ اس بغیر فوج درست نہیں مگر بھولے تو معاف ہو  
 موضع القرآن سوال اگر کوئی شخص کسی کے ہاتھ سے قتل کیا جاوے اور قاتل کے وارثوں نے مال لیکر  
 بالہ کر کر راضی ہو کر قصاص معاف کر دیوں اور بعد اسکے پھر دعویٰ قتل کا کریں تو نزدیک اللہ کے انجام دینا  
 کا کیا ہوگا اور قصاص میں میان کے بدلے غلام کو اور غلام کے بدلے میان کو یا عورت کی بدلے مرد کو اور  
 مرد کے بدلے عورت کو مارنا روا ہو یا نہیں جواب اگر بعد مال لینے اور راضی ہونے یا معاف کرنے کے دعویٰ قتل  
 کا کریں تو بڑے سخت عذاب میں گرفتار ہونگے اور رورق قیامت کے مواخذے میں مبتلا ہونگے اور قصاص  
 میں مارنا غلام کے بدلے غلام اور میان کے بدلے میان اور عورت کے عوض عورت کو چاہیے دوسرے سنا ہوا مارنا  
 درست نہیں جیسا کہ فرمایا اللہ صاحب نے دوسرے سیارہ سورہ بقرہ کے بایسویں رکوع میں یا اہل  
 الذین امنوا الذین علیکم فی الفصاح فی الفیل والحر والعبید والعبد والاکلی بالاکلی فان عطفوا  
 من اجنبی شیعہ فایکلف بالمرکوف واداء الیہ یا حسن طرک تخفیف من لک ورحمہ ورفق  
 اقلک علی بکذلک فاکمل لک الذکر ترجمہ اسے ایمان والوں حکم ہوا تم پر ہر ابرار اس کے کیون میں حساب  
 کے بدلے صاحب اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت پھر جسکو معاف ہوا اسکے بھائی کی طرف  
 سے کچھ ایک تو چاہئے مرضی پر چلنا موافق دستور کے اور پھر نجانا اسکو نیکی سے یہ آسانی ہوئی تھو اسے رب کی طرف  
 سے اور مہربانی پھر جو کوئی زیادتی کرے بعد اسکے تو اسکو دکھ کی مار ہو صاحب کے بدلے صاحب اور غلام  
 کے بدلے غلام اسی طرح عورت یعنی ہر صاحب دو بہرے صاحب کے بدلے بہرے اور ہر غلام دو بہرے غلام کے  
 برابر ہر اشراف اور کم ذات کا فرق نہیں دولت مند اور غریب کا فرق نہیں جیسے کفر میں معمول ہو چکا تھا  
 فائدہ جسکو معاف ہوا فیقہ مقتول کے وارث اگر قصاص موقوف کر کے مال پر راضی ہوں تو قاتل کو چاہیے  
 کہ انکو راضی کرے اور وقت اوٹھا کر خون بہا پھر بچاؤ سے فائدہ پھر جو کوئی زیادتی کرے پسے صلح کر کر مبلغ خون بہا  
 لیکر لڑکا قصد کرے تو اسے دکھ کی مار ہو موضع القرآن سوال منکروں کو جو دنیا میں فاجر البالی اور لٹوندی اور  
 خوشی سے بہ حال گذر رہے تو ان کو آسائش دہا آہی ہے پھر باوجود اسی نافرمانی اور کافر شیطانی کے اللہ تعالیٰ انکو خوش  
 رکھتا ہے سو اسکا کیا سبب ہے جواب جو یہ تمام خوشی اور آسائش منکر حکام شریعت وغیرہ کو دنیا میں گذرتی ہے جو  
 عذاب و تہم آہی سے بچھا چاہئے نہ رحمت خدا سے کیونکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر کارہا را خدا سے قاتلے کو ناپسند ہوتا







21

۲۵

۱۰۰

三

...

...

2

9

اپ رہوا ہے معدور سے اور ایدانہ چاہوا لی مانگ پندرو امواد اور کمرہ کی ہون پیت میں چپہ واپس  
کمرہ جب تک جینین میٹ کا پچر پچر اگر دھو پلا دیں نقاشی خاطر سے تو دو انگوٹھ کے نیگ اور گھاؤ اولہ





اور اللہ صاحب پر خوب غلط اور وہی پر سب جانتے حکمت و لاف حضرت نے ایک حرم اپنی موقوف کر دی  
یا ایک بی بی کے بیان سے شہد بینا موقوف کر دیا خاطر سے اور بی بی یون کے اسپر اللہ نے بفرمایا اور  
قسم کا کہوں کفارہ دے اب جو کوئی سکے اپنے مال کو کہ یہ بچہ جسہ ام ہی تو قسم ہو گئی کفارہ دے تو اسکو  
کام نہ لاوے کھانا ہو یا کپڑا یا نوکری ۱۲ موضع القرآن سوال اگر عورت کو طلاق دے تو حیض  
آنے پہ پہلے دلوے یا بعد حیض سے پاک ہونے کے یا ایام حیض میں جواب حیض آنے سے پہلے دینا چاہئے تا حیض  
عدت میں گنا جاوے جیسا کہ فرمایا اللہ صاحب نے انعامتہ سورہ طلاق کے پہلے رکوع میں کیا  
اِنَّكَ الْبَاقِيَ اِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلَقْتُمُوهُنَّ لِعَدَّتِهِنَّ قَا عَصُوْا لِعِدَّتِهِنَّ اِنْ بَنِيْ جَبْتُمْ طَلَقَ دُوْعُوْ رِئُوْنِ كُوْتُوْا كُوْ طَلَقَ  
و دوائی عدت پر اور گنتے ہو عدت و طلاق دو عورتوں کو عدت پر عدت میں حیض میں حیض آنے سے  
پہلے دو گنا سارا حیض گنتے ہیں آوے ۱۲ موضع القرآن سوال نفس امارہ نفس لوامہ و نفس مطمئنة ان تین  
نفس نام کیا خاصہ ہے جواب آدمی کا جی اول کھیل اور مزوں میں غرق ہونے کی بکری کی طرف غلبہ نہیں ہوتا  
ایسے ہی جی کو نفس امارہ یا سوکتے ہیں اور پھر شوش پکڑتا اور نیکے یا بیچھا تو باز آیا کبھی اپنی خوب دور پڑا چھوے آپ کو  
اولیٰ دیا ویسا جی نفس لوامہ ہے پھر جب پورا سو گیا دل سے رغبت نکلی ہی پر یہی بیہودہ کام ہے آپ ہی بھاگے  
اور ایذا کھینچے ویسی جی کا نام نفس مطمئنه ہے ۱۲ موضع القرآن سوال مرد مسلمان کو عورت شہر کہ سے اور عورت  
مسلمہ کو مرد مشرک سے نکاح کرنا درست ہے یا نہیں اور مرد و عورت ان دونوں میں سے ایک نے شرک کیا پھر  
آپس میں نکاح باقی رہا یا ٹوٹ گیا اور یہود اور نصاریٰ کی عورت سے مرد مسلمان کو نکاح کرنا درست ہے یا نہیں  
جواب مرد مسلمان کو عورت مشرکہ یعنی کافرہ سے نکاح کرنا ناجائز اور عورت مسلمہ کو مرد مشرک سے یعنی کافر سے  
کیونکہ ان دونوں میں سے جب ایک نے شرک کیا حلال جان کے تو آپس میں نکاح ٹوٹ گیا باقی یہود اور  
ان کے عورت سے نکاح کرنا درست ہے فرمایا اللہ صاحب نے سورہ بقرہ کے تائبین رکوع میں وَاِنْ  
اَتَاكُمْ الشُّرُكُ حَقُّ يَوْمِيْنَ وَ كَلَامٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَ لَا تُحِبُّوْا الشُّرُكَةَ حَقُّ يَوْمِيْنَ وَ  
وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَ لَا تُحِبُّوْا الشُّرُكَةَ يَكْفُوْنَ اِلَى النَّارِ وَ اللّٰهُ يَدْعُوْا اِلَى الْخَيْرِ وَ  
الْغُفُوْرُ اِنْ اَنْتُمْ تَرْتَدُّوْنَ اَوْ رَنَّا وَ نَكْحَ مِنْ شُرُكٍ اِلَى عَوْرَتِيْنَ جَبْتِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ تَرْتَدُّوْنَ اَوْ رَنَّا وَ نَكْحَ مِنْ شُرُكٍ اِلَى عَوْرَتِيْنَ جَبْتِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ تَرْتَدُّوْنَ  
کسی شرک الی سے اگرچہ تم کو خوش آوے اور نکاح نکرو شرک والوں کو جب تک کہ ایمان نہ لائیں اور البتہ غلام  
مسلمان بترک کسی شرک والی سے اگرچہ تم کو خوش آوے وہ لوگ بلا تائبین و تائبہ کی طرف اور البتہ بلا تائبہ

سورہ طلاق  
نکاح کرنا  
جائز ہے

جنت کی طرف اور بخشش کی طرف اپنے حکم سے ف پہلے مسلمان اور کافر میں نسبت ناماجاری تھا اس آیت سے حرام  
 ٹھہرا کر مرد نے یا عورت نے شرک کیا تو انکا نکاح ٹوٹ گیا شرک یہ کہ ایسی کسبیت کسی اور میں جانے شکا کسی کو سمجھ کر کہہ  
 بہات معلوم ہو یا وہ جو چاہے سو کر سکتا ہو یا ہمارا بھلا برا کرنا اسکے اختیار میں ہو اور یہ کہ اللہ کی تعظیم کسی اور پر بیج  
 کر کے مثلاً کسی غیر کو سجدہ کر کے اس سے حاجت مانگے اسکو مٹا دیا جائے یا یہود اور نصاریٰ کی عورت سے نکاح  
 درست ہو انکو شرک نہیں فرمایا ۱۱ موضع القرآن سوال رمضان شریف کے بیسویں ایسی بی بی سے جماع کرنا اور  
 سوئی کھانے کا حکم کس آیت سے ثابت ہو اور کونسی رات باقی رہے تک یہ دونوں فعل خصیت میں جواب دوسرے  
 سیارہ سورہ بقرہ کے بیسویں رکوع میں اس آیت سے ثابت ہو اور سوئی کھانا اور جماع کرنا جب تک صبح صادق  
 نہ نظر آوے تب تک خصیت پر وہ آیت یہ **أَحِلَّ لَكُمُ الْفَيْحَةُ الْمَكْنُونَةُ** کہ وہ آیت کیا ہے  
**لَكَوْا لَكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا مَا فِي الْفَيْحَةِ** کتاب علیہ کہ وہ عفا عنکم ذلک  
 بابتہ ذہبت **وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ** وکملوا وانشروا **بِأَحْسَنِ بَيْنِينَ** لکم لفظ لایمینی  
**وَالْفَيْحَةُ** اسوہ جن البیوت **أَوْ الْفَيْحَةُ** ترجمہ حلال ہوا نکور روزے کی رات میں پہلے پردہ ہونا اپنی عورتوں کا  
 وہ پوشاک تمہاری بین او تم پوشاک ہوائی اللہ نے عوام کیا کہ تم اپنی چوری کرتے تھے سو معاف کیا نکور اور درگزر  
 کی تم سے پھر بلاؤ اسے اور چاہو جو کچھ دیا اللہ نے نکور اور نکھاؤ اور یہو جب تک کہ صاف نظر آوے نکور دھاری سفید  
 جہاد دھاری سیاہ سے فجر کی پھر پورا کر دو روزہ رات تک ف جب روزہ فرض ہوا تو مسلمان تمام رمضان میں عورت  
 کے پاس نہ جائے اور پہلی امت کی طرح رات کو سو کر پھر نہ کھائے اس بیچ میں مجھے شخص نہ رہ سکے پھر حضرت  
 کے پاس عرض کیا تب یہ آیت اتنی یقینہ تم اپنی چوری کرتے تھے اللہ نے معاف نہیں کیا اور کھانا صبح تک درست  
 ہو جب دھاری سفید نظر پڑے وہی صبح صادق ہو اور جب تک روشنی اپنی رہے ستون سے وہ صبح کا ذیبا  
 مگر احتکاف میں رات اور دن عورت پاس نہ جائے ۱۲ موضع القرآن سوال وہ کون مال ہو جسکو کفر میں دیا گیا  
 جواب وہ مال جو مجاہدون کو دیا جہاد کے صرف میں خرچ کرے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے دوسرے سیارہ  
 سورہ بقرہ کے بیسویں رکوع میں **مَنْ جَاهِدْ فَإِنَّ جَاهِدَهُ فَإِنْ جَاهِدَهُ فَإِنْ جَاهِدَهُ** ترجمہ کون غیر  
 ایسا کہ فرض دے اللہ کو اچھا فرق کر وہ اسکو دھار کر دے کتنے برابر فینہ جہاد میں خرچ کرے اسی طرح فرمایا مہاجر  
 سے ۱۱ موضع القرآن سوال آدمی گنہگار ہو یا کافر یا مومنین اگر تک تو بہ نہیں کی اور مرنے کے وقت جب  
 آخرت نظر آنے لگی اور جانا کہ میرے اعمال نیسے ہیں مجھ پر عذاب سخت ہو گا اسی وقت ڈر کر تو بہ کیا پھر موت

جواب المسائل

کی توبہ انھوں کی قبول ہوتی ہے یا نہیں جواب نہیں قبول ہوتی جیسا کہ فرمایا اللہ صاحب نے جو ہے  
 سیدارہ سورہ نسا کے تیسرے رکوع میں وَ لَيْسَ لِلَّذِينَ يُعْلِنُونَ اَلْاِيْمَانَ حَقًّا اِذَا اخْرَجُوا  
 اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَلْمَوْتُ قَالُوكَ لَوْ كُنَّا اَعْلَمُ مَا كُنَّا نَقُولُ كُنَّا نَقُولُ اَوْ لَعَلَّكَ اَعْلَمُ مَا كُنَّا  
 لَعَلَّكَ اَعْلَمُ مَا كُنَّا تَرْجِيهِ اور انکی توبہ نہیں جو کرے جاتے ہیں برسے کام جب تک سامنے آئے ایسے  
 کسی کو موت کہتے لگے ہیں نے توبہ کی اب اور نہ انکو جو مرنے ہیں کفر میں انکے واسطے ہمنے طیار کی تیر  
 و کھ کی مارف یعنی جب موت یقین ہو چکی اور آخرت نظر آئے لگی تب توبہ قبول نہیں اور اس سے  
 پہلے قبول ہو مسلمان کی توبہ اور کافر اگر گناہ سے توبہ کرے وہ گناہ نہیں آتا مگر جو مسلمان ہو کر  
 مہرے ۱۲ موضع القرآن سوال اگر آدمی مر جائے تو انکی عورت کو میت کے برابر دون کو اختیار ہو یا  
 نہیں کہ برور اسکو اپنے نکاح میں لادیں اور جو مال میت اپنی بی بی کو دے گیا ہو اسکو پھر بیویں  
 جواب دونوں باتوں میں میت کے برابر دون کو اختیار نہیں جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو سنتے  
 سیدارہ سورہ نسا کے تیسرے رکوع میں يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرْتَدُّوا  
 اَلْاِيْمَةَ اَلَّتِي كُنْتُمْ تُعْتَمِدُونَ بَعْضُهَا لَمْ يَكُنْ لَكُمْ فَوَاقٍ بَعْضُهَا فَوَاقٍ بَعْضُهَا فَوَاقٍ  
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْزَنُوا عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُونُوا فِي سَعْيٍ مِّنْهُم مَّا يَكُونُ لَكُمْ فَوَاقٍ  
 کہ میراث میں لے لو عورتوں کو زور سے اور نہ انکو شہ کر کے لے لو ان سے جو کچھ انہاں باگروہ مردوں  
 بچوانی صحیح اور گزراں کرو عورتوں کے ساتھ معقول پھر اگر وہ مکونہ بھاویں تو شاید تم کو نہ بھاوے  
 ایک چیز اور اہل نہ کہی آئیں بہت خوبی ف اس آیت میں دو حکم ہیں ایک یہ کہ میت مر جاوے  
 تو انکی عورت اپنی نکاح کی تختہ بہر میت کے بھائیوں کو نہ وراوری سے اپنے نکاح میں لینا نہیں  
 پھر بچیاں اور نہ انکو روکنا پھر بچے نکاح سے کہ عاجز ہو کر میت نے دیا ہی پھر جاوے مگر بے شرع  
 بات سے روکنا البتہ چاہیے اور دوسرا حکم یہ کہ عورتوں سے گزراں کر کے محل کے ساتھ اگر اولین  
 بعضی چیز پالستہ ہو تو شاید کچھ خوبی بھی ہو بد خوبی کے ساتھ بد خوبی چاہیے ۱۲ موضع القرآن سوال کسی  
 کے نہر بلا بیٹا ہو اور انکی عورت سے جب وہ مر گیا یا طلاق دیا بعد عدت کے وہ اپنے نکاح میں لاوے  
 تو درست یا نہیں جواب درست ہے بشرطیکہ دوسرا کوئی رشتہ حرام دونوں کے درمیان نہ ہو کیونکہ وہ  
 کسی بات میں حکم پیشے کا نہیں رکھنا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یا ایہا الذین امنوا سورہ احزاب میں





لوندی حضرت کی دوسری مشہور بین باتیں ایک ماریہ جنکے شکم سے فرزند ہوئے ابراہیم علیہ السلام ایک  
 یہ کاندہ یا شمعون ۱۲ جیسے رکوع سورہ اعراب کے فائدہ سے کما سوال طلاق دینا عورتوں کا مردوں کے  
 اختیار میں کیوں ہوا جواب اللہ تعالیٰ نے حضرت حوا کو جب آدم سے پیدا کیا اگر حضرت آدم کو  
 خواہے پیدا کرنا تو طلاق دینا مردوں کا عورتوں کے اختیار میں ہوتا ۱۲ ہزار مسئلہ سوال عورتیں جو مردوں  
 شرابی ہیں اور مرد عورتیں سے نہیں جیتے اور نہ پرہیز کرتے ہیں اسکی کیا وجہ ہے جواب اللہ تعالیٰ نے  
 حضرت حوا کو حضرت آدم کے انحصار سے درونی سے یعنی اندر کے بدن سے پیدا کیا اگر باہر سے پیدا کرنا  
 تو عورتیں مردوں سے نہ جینا اور نہ شرم ہوتی ۱۲ ہزار مسئلہ سوال میراث میں لڑکوں کا حصہ یا دوا لڑکوں  
 کا حصہ کم ہونا اسکا کیا سبب ہے جواب اللہ تعالیٰ نے حضرت حوا کو حضرت آدم کی بائیں پسلی سے  
 پیدا کیا تھا اگر دہنی پسلی سے پیدا کرتا تو لڑکی اور لڑکا برابر کے حصہ دار ہوتے ۱۲ ہزار مسئلہ سوال  
 بنی آدم رنگ میں ایک دوسرے سے تفاوت ہیں یعنی ایک دوسرے کی مشابہت نہیں ہوتے ہیں  
 اسکی کیا وجہ ہے جواب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو سب رنگ کی مٹی سے بنایا تھا سیوا طے اولاد آدم  
 کی شکل ایک دوسرے سے تفاوت ہوتی ۱۲ ہزار مسئلہ سوال آدمی کی جان کس طرف سے بدن میں ڈالتے  
 ہیں شکم میں اوسط حصے باہر نکالتے ہیں موت کے وقت جواب تنہ کے رستے سے ڈالتے ہیں اور نکالتے  
 بھی اسی رستے سے ہیں ۱۲ ہزار مسئلہ سوال بعض لوگ کہتے ہیں کہ آدمی دنیا میں مرے پھر زندہ ہوتا ہے  
 سو یہ سچ ہے یا جھوٹ جواب جھوٹ ہے اور اوقات تک اٹھنے کا اور زندہ ہوگا جیسا کہ فرمایا اللہ صاحب نے  
 اٹھارویں سیرہ سورہ مومنوں کے آخر رکوع میں **حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُونِ**  
**لَعَلَّ الْكَمَلَ لَنَا فَمَّا تَرَكْنَا كَلَّا لَئِنَّا كَلَّمُوهُ قَالُوا لَمَّا دُمِنَ دَمْرَاهُمْ يُرْجَعُونَ الْيَوْمَ نُبْعَثُكُمْ**  
**فَتَرْجِعُونَ** سبھا تک کہ جب پہنچی انہیں سے کسی کو موت کہیگا اسے رب تجھ کو پھر بھیج شاید میں کہہ سکوں  
 کام کروں انہیں جو پیچھے چھوڑ آیا کوئی نہیں بات ہو کہ وہ کہتا ہوں اور انکے پیچھے نکالوں جس دن اوٹھنے کے جاؤں  
 ف معلوم ہوا یہ لوگ جو کہتے ہیں کہ آدمی مر کر پھر آتا ہے سب غلط ہے قیامت کو انھیں گے اس سے پہلے ہرگز نہیں  
 ۱۲ موضع القرآن سوال کسی مرد یا عورت پر زینہ گار کو کہ جس سے کبھی کام یا کاری کا سرزد نہیں ہوا کوئی شخص  
 تہمت نہ لگائی لگاؤ سے اور اس پر کوئی شاہد بھی نہ ہو تو اسکی کپڑا عیب لگانے والے کو کرنی چاہئے یا نہیں جواب  
 تہمت نہ لگانے والے کو کوئی قسمی مافی نہ لگانی چاہئے جیسا کہ فرمایا اللہ صاحب نے اٹھارویں سیرہ سورہ نور کے پہلے









قاعدہ اول کے ہر چاہئے کہ حرام ہو اگر کوئی کہے کہ جھوٹا کافر کا سب مجتہدوں کے نزدیک ناپاک اور حرام نہیں جو مجتہد  
 کافر کی نجاست اعتقادی کہتے ہیں ان کے نزدیک ناپاک نہیں اور حرام بھی نہیں جواب اس کا یہ ہے کہ ہنسنے  
 سبب حرام ہونے کا نجاست نہیں ٹھہرائی بلکہ سبب ہونا محبت کا کافر کے ساتھ سبب حرمت کا ہوا اور  
 محبت مقرر جھوٹا کھانے سے ہوتی ہے تو مکرر جھوٹا کھانا چاہئے کہ سب مجتہدوں کے نزدیک حرام ہو اور جو کہ  
 جھوٹے کو کافر کے ناپاک کہتے ہیں ان کے نزدیک ایک مرتبہ بھی جھوٹا کھانا حرام ہے اب جاننا چاہئے کہ جھوٹا  
 کھانا اور حراموں سے بدتر ہے جیسے جھوٹا لٹا یا شراب پینا اس لیے کہ یہ سب حرام حرام ہی ہیں اور جھوٹا  
 کھانا نصرانی کا اس میں نصرانی بن جانے کا آخر کو خوف ہے اس لیے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نے تیرہ سو برس کے پہلے ہکو خبر دی ہے کہ آخر زمانی میں نصرانیوں کا غلبہ ہوگا تو دیکھو ویسا ہی غلبہ ہوا  
 خصوصاً اس ملک ہندوستان میں لوگ اکثر ان کے محتاج ہوئے اور یہ اپنے دین میں لاتے ہیں اور عرب  
 محبت بھی اسی سبب جھوٹے کھانے کی ہوئی تو ان کے حق میں برا اثر ہے نصرانی بن جانے کا تو مسلمان کو بچا  
 کہ جھوٹے کھانے والے کو جو توبہ اس سے نکرے تو اس کو فادات سے نچال دین کا اور مسلمان ایسی بڑی  
 بات سے بچیں اور بڑے گناہ کرنے والے کو جو تائب نہ ہو شرع میں فساد سے نکال دینا ثابت ہے حدیث میں  
 اور یہ جو قرآن میں مجید میں ہے وَطَعَامُ الَّذِينَ أُكْذِبُوا كَمَا كَانَ لَكُم مِّنْ مَّعِينٍ ہر کہ اس طعام سے  
 مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ سب کے نزدیک ہر کہ لکھنے والے کا نام لیکر فرج کیا ہو نہیں تو  
 وہ ذبیحہ دار اور حرام ہے بلا اتفاق اب جاننا چاہئے کہ نصاریٰ اس زمانے کے ذبیحہ نہیں کرتے اور اگر ذبیحہ  
 کیا ہو مسلمان کا جو تو بھی ان کے برتنوں میں جو کچا وہ پلید ہونا ہے کیونکہ ان کے برتن خنزیر اور شراب سے  
 بچے نہیں اور پشیاہ اور گندگی سے بھی نصاریٰ کو یہ چیزیں ہر پشیاہ رومال سے جو خوبیاں جھوٹے  
 جیب میں رکھ لیا اور کافروں سے بدن کو پانچمانہ کے بعد پونچھ لیا پانی سے نہیں دھوئے حاصل ہوگا ان کا کھانا  
 ناہب افعال انہیں ناپاکی اور حرام کا ہونا اور غالب کا حکم ہے کہ ہر جو مسلمان اس کے کھانے سے پرہیز کرے  
 تو سب مسلمانوں کو چاہئے کہ اس کو فادات سے نکال دیں اور وہ جو پہلے مشلہ درختا کا کھانا ہے کہ جھوٹا ایک  
 مرد اسی کا مورخہ جینیہ کو مکروہ ہے سو وہ حکم مسلمانوں کا ہے یہ نہیں کہ پکا ہو نصرانی کے گھہ کا پھر لکھا جھوٹا  
 پکا ہوا مسلمان کو مکروہ ہے وہ تو حرام ہے مسلمان ہر اور ہمیشہ کے کھانے سے خوف کفر کا ہے کہ آخر کو کافر ہو جاوے  
 اور جو لوگ نبی عیسیٰ کی عایت کرتے ہیں اور منع کرنے والوں سے مخالفت کہتے ہیں اور وہ لوگ بھڑے



تین مسلمان کہتے ہیں اور مسلمان جانتے ہیں تو انکو کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ  
 وَلَا تُکَلِّمْهُمُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَالْحَقُّ لَا یُکَلِّمُهُمْ اِلَّا بِالْحَقِّ یعنی تم اے مسلمانوں! آپس میں مدد کرو نیکی پر اور پرہیزگاری  
 کاموں پر اور نہ مدد کرو گناہ پر اور دین کی حد سے بڑھنے پر تو انکو واجب اور لازم ہے کہ منع کرتیوں ان کے  
 ساتھ ہو کے نبی بخش کو ذات سے نکال دین اور نبی بخش کی غایت نہ کریں تو انکا بھی وہی حکم شرع میں  
 ہوگا جیسے نبی بخش کا ہے **وَاللّٰهُ مَرْفُوعٌ لِّکَ وَاللّٰهُ عَلَمٌ بِالْغُیُوبِ** **محمد حید علی** **ایضاً جواب حق** **جعفر علی**  
**ابواب صحیح** **محمد صدیق** اصحاب من اصحاب محمود علی جواب علماء اکرام علی الصواب مفتی شریعت غزہ ٹوبہ  
 سید حبیب اللہ ہند اجواب باصواب واللہ اعلم بالصواب علی اھم پس خوردہ مومنین مثل خمر وغیرہ حرامات مسلمان  
 را خوردن تو گناہ نیست **سراج الدین احمد** **ایضاً جواب باصواب** واللہ اعلم بالصواب **عبدالحق خان** ہند اجواب محض  
 عند حق **عبدالرسول** پس خوردہ کفار خصوص کسیاں کہ خوردہ نشہ چنانکہ انھار سے وغیرہ مسلمانان را خوردن  
 نشہ علماء تصریح کردہ ہر ایک پس خوردہ شارب خمر کہ عقیب نوشیدہ خمر خوردہ باشد حرام است و همچنین  
 اگر شارب خمر بہت دور از داشتہ باشد پس اگر بعد از آن طویل آب بالمعام خوردہ باشد حرام است لہذا اگر  
 مثل انجبین اسلم است **محمد علی ابن دلیل النعمان** جو کھا نا انھار سے کہ برتن میں بکا ہو یا غیر نہایت پاک جاسی  
 موافق حدیث شریف کے کھانا اسکا درست نہیں اور کھانے والا اگر بغض نہ دے تو مسلمان تو بکو چاہئے کہ اس  
 کفارہ کرے اور جتنے ناروا کام ہیں سب کا یہی حکم ہے کہ مسلمان اس سے الگ ہیں تو کہ دنیا کے خراب ہیں اس جبر  
 کام کرنے والے سے ساتھ نہ ہو جائیں **محمد امام الدین** سوال ایک شخص نے کہ اگر کسی کفارہ روزہ رمضان شریف  
 کا وہ جب ہوا اور پہلے تالیخ ماہ جب سے روزہ رکھنا شروع کیا اور چاند شعبان کا تیسویں جب کہ ہوا اور چاند  
 رمضان کا تیسویں شعبان کو ہوا پس روزہ کفارہ اٹھکے کا ناقص ہوتا ہے اب اسکی صورت کیا ہے کہ روزہ کفارہ  
 کا ہوا ہو پس جواب شاہ و نظامین ہے کہ پہلی تالیخ کو رمضان کی وہ شخص سفر کی نیت کرے کہ گھر سے چلے اور کفارہ کا  
 روزہ رکھے پھر سفر کی نیت کو فتح کرے کہ رمضان شریف کے ذریعہ شروع کرے یہ جلد ہی اور ہونے کفارہ کا  
 پھر جو روزہ رمضان کا رہ گیا ہو اسکو فدا کرے اگر یہ نیت سفر نہ ہوتی تو رمضان کا روزہ ترک کر  
 سے دوسرے کفارہ اس پر واجب ہوتا ہے یہ حدیث ہے کہ یس اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو روزانہ سفر  
 پر تھکاتے دیکھا پس انھوں نے قسم کھائی کہ میں بی بی کو سوا اسکی بار چلوں گا ہوا کہ چھارے دے دیکھا انرا  
 کفارہ قسم کا تھا اور کفارہ سے پہلے کے واسطے جلائے تعالیٰ نے تیسرا روزہ رکھا اور اسکی

یہ حدیث صحیح ہے



صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک زانی کو کہ نہایت خیف اور پانچ تھا ایک شلخ خرمائے کا حکم دیا تھا کہ جس میں سو تیان ہوں وہ حدیث یہ ہے عن سعید بن سعد بن عبد اللہ عنہ ان سعد بن عبد اللہ قال لیس علیہ السلام جل کان فی الحی فخر الخلق سقیم فوجد علی امۃ من اما فخر بحث بہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذنا لها عثکما لاجنہ ماتہ کہ لہ فاضر وہ بہا رواہ شرح السنۃ فی لواء ابن ماجہ نحو مشکوٰۃ سوال بعض لوگ جو اپنی بی بی کتین طلاق دیکر پھر رجوع کیا چاہتے ہیں اور مطابق جیلہ شرعی کے لڑکوں خواہ بڑے سے نکاح کر دے اور اسے طلاق دلو کر پھر اپنے نکاح میں اس عورت مطلقہ کو داخل کرتے ہیں اس واسطے کہ یہ لوگ قادر بہ جماع بھی نہ ہوں اور غفلت مطابق حکم خدا و رسول کے بھی ہو جاوے پھر یہ جیلہ نکاح بجا ہی یا نہیں اور طلاق دلوانا جبراً یا بخوشاد رہا ہی یا نہیں جواب جو شوہر دوسرا لڑکا ہو یا بوڑھا اگر اس عورت سے دخول نہ کرے تو پہلے شوہر پر درست اور حلال نہوگی اس واسطے بعض مفسرین نے حتیٰ تک کہ نکاح نہ کرے کہ کو بہی جماع کے لیا ہو اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک عورت نے بعد طلاق اپنے شوہر کے دوسرے سے نکاح کیا تھا پھر آئی خدمت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس دوسرے مرد کا عشق و فاسل بت نرم ہو مثل لے کے تو اگر مرضی ہو تو اس سے طلاق لیکر پہلے شوہر سے نکاح کرو انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہن ہو سکتا ہے جتیک تو اسکا مزہ نہ چکھے اور وہ تیرا مزہ اس سے معلوم ہو اگر دخول کرنا شوہر ثانی کا شرط ہے بدو ان اسکے پہلے شوہر پر حلال نہیں اور جیلہ کرنا اس امر پر بہت بدیہ موجب لعنت کا اور فقہائے بھی ایسا ہی لکھا ہے اور طلاق جبراً اور خوشاداً بھی نافذ ہے جیسا کہ فقہ کی کتابوں میں ہے واللہ اعلم بالصواب **حضرت علی** سوال اگر کوئی شخص نصف مزاج ہو اور اس سے کوگ بیعت لینے کی امر کر کوں اور وہ شخص اپنے باغ طبعیت میں دیکھتا ہو کہ گوناگون ثمر مصیبت کے نشوونما میں پھر وہ شخص درجہ ناچاری کو کہ قدرت حق اور پرہیز اپنے تئیں پاوے کہ انکو مرد کرے اور اسے بیعت لے جواب بیعت لینے دے میں جو شرط چاہیں کتاب تون جیل تصنیف حضرت شاہ ولی اللہ محدث قدس سرہ ہیں موجود ہیں سایل کو چاہئے کہ انہیں دیکھ لے اور کسی کے سوال میں مولانا عبدالحی کا جواب ہے کہ بعض لوگوں پر بیعت واجب ہو جیسے

اکثر ہندوستان کے نادان کہ انکی ہدایت موقوفہ بیعت پر ہوتی ہو اور نہیں تو انکی طبیعت  
ایسی ڈراما ڈول رہا کرتی ہو کہ ملحد ہو جائے گا اندیشہ بہ نسبت اُنکے ہوا کرتا ہے جب ایسا شخص کسی  
اچھے عقیدہ کو اسے کی طرف رجوع ہوا اور ارادہ بیعت کا کرے تو اگر وہ باوجود نیک عقیدگی کے  
کوئی مصیبت میں مبتلا ہو گیا ہو تو بھی بسبب حاصل کرنے اس سعادۃ کے کہ ایک شخص کا ہونا  
درست ہوا چاہتا ہے غدر نہ کرے اور بیعت اس سے لیوے مگر ساتھ اسکے کہ جب اس سمجھت  
لینے لگے تو صدق نیت سے اپنے دل میں ارادہ تو یہ کا کر لیا کرے اسوقت اگر وہ افسوس  
کے ارادہ گناہ کا دور کرے کیا عجیب ہو کہ یہی مرید اسکے حق میں اکیس ہو جاوے اور دونوں  
کو ہدایت الہی اور رحمت نامتلا ہی شامل ہو اور خطا اور نیان سے تو کوئی خالی نہیں عصمت  
کا مرتبہ خاص واسطے انبیا کے ہو [حفظ علی] سوال بیعت لینے میں خاص قوم شریف کو سزاوار  
ہو یعنی سیدوں کو یا جو لیاقت اسکی رکھتا ہو اور وہ شخص کہ بغیر اجازت مرشد کے اگر لیاقت  
اور مرتبہ بیعت لینے کا رکھتا ہو اور دوسرے کے ہاتھ پر بھی اسنے بیعت کی ہو مگر پیر و سنگھ  
سے اجازت بیعت لینے کی حاصل نہیں کی ہو مگر رکھتا ہو یا نہیں جواب کسی قوم پر  
یہ بات منحصر نہیں ہو ہاں بیعت امامت کی واسطے شرط ہے یعنی پیشوا کے لشکر جو باکیوں واسطے  
پیشوا کا قریشی ہونا اور تکلیف کے نزدیک جو لیاقت رکھتا ہو اسکو اجازت کی حاجت نہیں  
اور ہوقیہ کے نزدیک مرشد کی اجازت بھی شرط ہے سوال صدقہ اور زکوٰۃ اور صدقہ میں  
فرق ہے یعنی مال زکوٰۃ کون ہوا و چیز صدقہ کی کون ہو اور شیا و خیرات کیا ہے جواب صدقہ کے معنی دار  
الند کے تولد صدقہ بھی ہوا و زکوٰۃ بھی اور زکوٰۃ کا مصرف اور صدقہ کا مصرف ایک ہی یعنی باب کو تہ دنیا اور مال زکوٰۃ دنیا  
فقیر اور مسکین کو دنیا و خیرات بھی شامل ہو زکوٰۃ و صدقہ و ضیافت و ہدیہ و فخر رائے وغیرہ کو اس واسطے  
کہ خیرات متقابل ہو سیات کا جیسے سیات سب گناہ کی چیزوں کو کہتے ہیں ویسے ہی خیرات سب عبادت کی  
چیزوں کو کہتے ہیں البتہ صدقہ میں اور ہدیہ میں فرق ہے ہدیہ سادات و بنی ہاشم وغیرہ پر درست ہے اور صدقہ  
سادات اور بنی ہاشم و انبیاء پر حرام ہے کسی نے سولانا محمد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا کہ و ر و د اور دغا  
میں کیا فرق ہے جواب میں فرمایا کہ جو فرق ہدیہ اور صدقہ میں ہے اس واسطے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پاس جب کوئی چیز کوئی شخص لاتا تو حضرت پوچھتے کہ یہ ہدیہ ہے یا صدقہ جو ہدیہ کی چیز ہوتی اسکو آپ

بھی تنہا دل فرماتے اور دوسروں کو بھی شریک کرتے اور حد فہ کی چیز آنحضرت نہ کھاتے تھے اور اپنی  
اولاد کو بھی منع فرمایا ہر حضرت امام حسن بہت چھوٹے تھے حد فہ کی کچھ چیزیں نہ کھاتے تھے ڈال لی آنحضرت  
علی اللہ علیہ وسلم نے چھڑک کے کہا کچھ کچھ لینے نکال نکال سوال کسی نے دھوتی خواہ لنگی یا باندھ  
کے غسل خباثت کا کیا تمام بدن اسکا تر ہو گیا مگر کپڑا جو باندھ کے غسل کیا جا بجا سو کھارہا اب غسل کیا  
دوسرے سے آٹریا نہیں جواب کپڑا بھیگتا کسی مذہب میں مذہب حق سے شرط نہیں مگر بدن بھیگنے کا  
یقین کامل ہو سوال ایک شخص خدائش نام اسنے ایک عورت سہمی دیا تھی سے نکاح ثانی کیا اور  
خدا بخش مذکور کا پہلی بی بی سے ایک لڑکا ہوا اور بی بی دیا تھی مسطورہ کے پہلے خاوند سے ایک لڑکی  
ہو اب ان دونوں لڑکوں کا آپس میں نکاح اور ازواج بعد خلوت اور دخول ہر دو سمیون خدا بخش و  
دربانی کے ہو سکتا ہو یا نہیں جواب ہو سکتا ہو اگر نکاح کے قبل دونوں لڑکوں میں شرکت دودھ وغیرہ  
کی ہو لیکن جواب اولاد دیا تھی سے ہونگے و سے ان لڑکوں اور لڑکیوں پر حرام ہونگے کسی کے علانی  
بھائی بہن ہونگے اور کسی کے اختیاتی سوال ولی نکاح کے کر ہیں اور کون بعد کس کے ہو اور کیا اور  
دختر کے ولیوں میں فرق ہو یا جو ولی مہر کا ہو وہی ولی دختر کا جواب بارہ ہیں پہلے باپ تب دادا اور بیک  
پھر بھائی اور پوتا نیچے تک تب بھائی سوتیلے کا تب بھتیجا سکا تب بھتیجا سوتیلے کا تب چچا سکا تب چچا  
سوتیلے کا تب چچا کا بیٹا پھر چچا کے نزدیک سے بھی نزدیک ہو انہیں محبوب کرے گا نزدیک والا دور والے کو اگر  
ان قرابت کے ناتے سے کوئی نہ تو غلام کو آزاد کرے والا جس نے آزاد کیا اور اگر کیوں نہ نہ تو ولی  
ہوگی ماور وادی اور بہن اور مانوں اور خالہ اور چھو بھو۱۲ خزانۃ الفقہ اب الشکاح اور ولایت میں دختر اور  
پس کے فرق بینن جو ولی لڑکی کا ہو وہی ولی لڑکے کا ہو سوال ایک دھوبی نے کپڑا لیا دھونے کو چھچھے  
کپڑا لیتے سے نکال کر لیا یعنی کپڑے والے سے کہا کہ تو نے مجھ کو کپڑے نہیں دیے بعد اسکے کپڑا دھو کے لایا  
حاصل سوال یہ شرعاً اس دھوبی کو اجرت پہونچتی ہو یا نہیں جواب الگ کپڑے کو انکا سے پہنے دھویا  
تو مزدوری پاویگا اور جو بعد انکار کے دھویا تو نہ پاویگا سوال نماز کو مصلیٰ فرض سے شروع کرتا ہو یا نہنت  
سے جواب نے نون میں ہاتھ اٹھانا نہنت ہو اور کسی غیر فرض ہو سوال کسی نے کتا بیہ عورت سے نکاح  
کیا اور وہ عورت حاملہ ہو کر مر گئی تو اسکو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرے یا اہل کتاب کے جواب  
اہل کتاب کے قبرستان میں دفن کرے مگر بیچو اس عورت کی قبلہ کی طرف کرے تاکہ لڑکے کا نہ ہو کہ بیچو

۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰  
۲۰۱  
۲۰۲  
۲۰۳  
۲۰۴  
۲۰۵  
۲۰۶  
۲۰۷  
۲۰۸  
۲۰۹  
۲۱۰  
۲۱۱  
۲۱۲  
۲۱۳  
۲۱۴  
۲۱۵  
۲۱۶  
۲۱۷  
۲۱۸  
۲۱۹  
۲۲۰  
۲۲۱  
۲۲۲  
۲۲۳  
۲۲۴  
۲۲۵  
۲۲۶  
۲۲۷  
۲۲۸  
۲۲۹  
۲۳۰  
۲۳۱  
۲۳۲  
۲۳۳  
۲۳۴  
۲۳۵  
۲۳۶  
۲۳۷  
۲۳۸  
۲۳۹  
۲۴۰  
۲۴۱  
۲۴۲  
۲۴۳  
۲۴۴  
۲۴۵  
۲۴۶  
۲۴۷  
۲۴۸  
۲۴۹  
۲۵۰  
۲۵۱  
۲۵۲  
۲۵۳  
۲۵۴  
۲۵۵  
۲۵۶  
۲۵۷  
۲۵۸  
۲۵۹  
۲۶۰  
۲۶۱  
۲۶۲  
۲۶۳  
۲۶۴  
۲۶۵  
۲۶۶  
۲۶۷  
۲۶۸  
۲۶۹  
۲۷۰  
۲۷۱  
۲۷۲  
۲۷۳  
۲۷۴  
۲۷۵  
۲۷۶  
۲۷۷  
۲۷۸  
۲۷۹  
۲۸۰  
۲۸۱  
۲۸۲  
۲۸۳  
۲۸۴  
۲۸۵  
۲۸۶  
۲۸۷  
۲۸۸  
۲۸۹  
۲۹۰  
۲۹۱  
۲۹۲  
۲۹۳  
۲۹۴  
۲۹۵  
۲۹۶  
۲۹۷  
۲۹۸  
۲۹۹  
۳۰۰  
۳۰۱  
۳۰۲  
۳۰۳  
۳۰۴  
۳۰۵  
۳۰۶  
۳۰۷  
۳۰۸  
۳۰۹  
۳۱۰  
۳۱۱  
۳۱۲  
۳۱۳  
۳۱۴  
۳۱۵  
۳۱۶  
۳۱۷  
۳۱۸  
۳۱۹  
۳۲۰  
۳۲۱  
۳۲۲  
۳۲۳  
۳۲۴  
۳۲۵  
۳۲۶  
۳۲۷  
۳۲۸  
۳۲۹  
۳۳۰  
۳۳۱  
۳۳۲  
۳۳۳  
۳۳۴  
۳۳۵  
۳۳۶  
۳۳۷  
۳۳۸  
۳۳۹  
۳۴۰  
۳۴۱  
۳۴۲  
۳۴۳  
۳۴۴  
۳۴۵  
۳۴۶  
۳۴۷  
۳۴۸  
۳۴۹  
۳۵۰  
۳۵۱  
۳۵۲  
۳۵۳  
۳۵۴  
۳۵۵  
۳۵۶  
۳۵۷  
۳۵۸  
۳۵۹  
۳۶۰  
۳۶۱  
۳۶۲  
۳۶۳  
۳۶۴  
۳۶۵  
۳۶۶  
۳۶۷  
۳۶۸  
۳۶۹  
۳۷۰  
۳۷۱  
۳۷۲  
۳۷۳  
۳۷۴  
۳۷۵  
۳۷۶  
۳۷۷  
۳۷۸  
۳۷۹  
۳۸۰  
۳۸۱  
۳۸۲  
۳۸۳  
۳۸۴  
۳۸۵  
۳۸۶  
۳۸۷  
۳۸۸  
۳۸۹  
۳۹۰  
۳۹۱  
۳۹۲  
۳۹۳  
۳۹۴  
۳۹۵  
۳۹۶  
۳۹۷  
۳۹۸  
۳۹۹  
۴۰۰  
۴۰۱  
۴۰۲  
۴۰۳  
۴۰۴  
۴۰۵  
۴۰۶  
۴۰۷  
۴۰۸  
۴۰۹  
۴۱۰  
۴۱۱  
۴۱۲  
۴۱۳  
۴۱۴  
۴۱۵  
۴۱۶  
۴۱۷  
۴۱۸  
۴۱۹  
۴۲۰  
۴۲۱  
۴۲۲  
۴۲۳  
۴۲۴  
۴۲۵  
۴۲۶  
۴۲۷  
۴۲۸  
۴۲۹  
۴۳۰  
۴۳۱  
۴۳۲  
۴۳۳  
۴۳۴  
۴۳۵  
۴۳۶  
۴۳۷  
۴۳۸  
۴۳۹  
۴۴۰  
۴۴۱  
۴۴۲  
۴۴۳  
۴۴۴  
۴۴۵  
۴۴۶  
۴۴۷  
۴۴۸  
۴۴۹  
۴۵۰  
۴۵۱  
۴۵۲  
۴۵۳  
۴۵۴  
۴۵۵  
۴۵۶  
۴۵۷  
۴۵۸  
۴۵۹  
۴۶۰  
۴۶۱  
۴۶۲  
۴۶۳  
۴۶۴  
۴۶۵  
۴۶۶  
۴۶۷  
۴۶۸  
۴۶۹  
۴۷۰  
۴۷۱  
۴۷۲  
۴۷۳  
۴۷۴  
۴۷۵  
۴۷۶  
۴۷۷  
۴۷۸  
۴۷۹  
۴۸۰  
۴۸۱  
۴۸۲  
۴۸۳  
۴۸۴  
۴۸۵  
۴۸۶  
۴۸۷  
۴۸۸  
۴۸۹  
۴۹۰  
۴۹۱  
۴۹۲  
۴۹۳  
۴۹۴  
۴۹۵  
۴۹۶  
۴۹۷  
۴۹۸  
۴۹۹  
۵۰۰  
۵۰۱  
۵۰۲  
۵۰۳  
۵۰۴  
۵۰۵  
۵۰۶  
۵۰۷  
۵۰۸  
۵۰۹  
۵۱۰  
۵۱۱  
۵۱۲  
۵۱۳  
۵۱۴  
۵۱۵  
۵۱۶  
۵۱۷  
۵۱۸  
۵۱۹  
۵۲۰  
۵۲۱  
۵۲۲  
۵۲۳  
۵۲۴  
۵۲۵  
۵۲۶  
۵۲۷  
۵۲۸  
۵۲۹  
۵۳۰  
۵۳۱  
۵۳۲  
۵۳۳  
۵۳۴  
۵۳۵  
۵۳۶  
۵۳۷  
۵۳۸  
۵۳۹  
۵۴۰  
۵۴۱  
۵۴۲  
۵۴۳  
۵۴۴  
۵۴۵  
۵۴۶  
۵۴۷  
۵۴۸  
۵۴۹  
۵۵۰  
۵۵۱  
۵۵۲  
۵۵۳  
۵۵۴  
۵۵۵  
۵۵۶  
۵۵۷  
۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰  
۵۶۱  
۵۶۲  
۵۶۳  
۵۶۴  
۵۶۵  
۵۶۶  
۵۶۷  
۵۶۸  
۵۶۹  
۵۷۰  
۵۷۱  
۵۷۲  
۵۷۳  
۵۷۴  
۵۷۵  
۵۷۶  
۵۷۷  
۵۷۸  
۵۷۹  
۵۸۰  
۵۸۱  
۵۸۲  
۵۸۳  
۵۸۴  
۵۸۵  
۵۸۶  
۵۸۷  
۵۸۸  
۵۸۹  
۵۹۰  
۵۹۱  
۵۹۲  
۵۹۳  
۵۹۴  
۵۹۵  
۵۹۶  
۵۹۷  
۵۹۸  
۵۹۹  
۶۰۰  
۶۰۱  
۶۰۲  
۶۰۳  
۶۰۴  
۶۰۵  
۶۰۶  
۶۰۷  
۶۰۸  
۶۰۹  
۶۱۰  
۶۱۱  
۶۱۲  
۶۱۳  
۶۱۴  
۶۱۵  
۶۱۶  
۶۱۷  
۶۱۸  
۶۱۹  
۶۲۰  
۶۲۱  
۶۲۲  
۶۲۳  
۶۲۴  
۶۲۵  
۶۲۶  
۶۲۷  
۶۲۸  
۶۲۹  
۶۳۰  
۶۳۱  
۶۳۲  
۶۳۳  
۶۳۴  
۶۳۵  
۶۳۶  
۶۳۷  
۶۳۸  
۶۳۹  
۶۴۰  
۶۴۱  
۶۴۲  
۶۴۳  
۶۴۴  
۶۴۵  
۶۴۶  
۶۴۷  
۶۴۸  
۶۴۹  
۶۵۰  
۶۵۱  
۶۵۲  
۶۵۳  
۶۵۴  
۶۵۵  
۶۵۶  
۶۵۷  
۶۵۸  
۶۵۹  
۶۶۰  
۶۶۱  
۶۶۲  
۶۶۳  
۶۶۴  
۶۶۵  
۶۶۶  
۶۶۷  
۶۶۸  
۶۶۹  
۶۷۰  
۶۷۱  
۶۷۲  
۶۷۳  
۶۷۴  
۶۷۵  
۶۷۶  
۶۷۷  
۶۷۸  
۶۷۹  
۶۸۰  
۶۸۱  
۶۸۲  
۶۸۳  
۶۸۴  
۶۸۵  
۶۸۶  
۶۸۷  
۶۸۸  
۶۸۹  
۶۹۰  
۶۹۱  
۶۹۲  
۶۹۳  
۶۹۴  
۶۹۵  
۶۹۶  
۶۹۷  
۶۹۸  
۶۹۹  
۷۰۰  
۷۰۱  
۷۰۲  
۷۰۳  
۷۰۴  
۷۰۵  
۷۰۶  
۷۰۷  
۷۰۸  
۷۰۹  
۷۱۰  
۷۱۱  
۷۱۲  
۷۱۳  
۷۱۴  
۷۱۵  
۷۱۶  
۷۱۷  
۷۱۸  
۷۱۹  
۷۲۰  
۷۲۱  
۷۲۲  
۷۲۳  
۷۲۴  
۷۲۵  
۷۲۶  
۷۲۷  
۷۲۸  
۷۲۹  
۷۳۰  
۷۳۱  
۷۳۲  
۷۳۳  
۷۳۴  
۷۳۵  
۷۳۶  
۷۳۷  
۷۳۸  
۷۳۹  
۷۴۰  
۷۴۱  
۷۴۲  
۷۴۳  
۷۴۴  
۷۴۵  
۷۴۶  
۷۴۷  
۷۴۸  
۷۴۹  
۷۵۰  
۷۵۱  
۷۵۲  
۷۵۳  
۷۵۴  
۷۵۵  
۷۵۶  
۷۵۷  
۷۵۸  
۷۵۹  
۷۶۰  
۷۶۱  
۷۶۲  
۷۶۳  
۷۶۴  
۷۶۵  
۷۶۶  
۷۶۷  
۷۶۸  
۷۶۹  
۷۷۰  
۷۷۱  
۷۷۲  
۷۷۳  
۷۷۴  
۷۷۵  
۷۷۶  
۷۷۷  
۷۷۸  
۷۷۹  
۷۸۰  
۷۸۱  
۷۸۲  
۷۸۳  
۷۸۴  
۷۸۵  
۷۸۶  
۷۸۷  
۷۸۸  
۷۸۹  
۷۹۰  
۷۹۱  
۷۹۲  
۷۹۳  
۷۹۴  
۷۹۵  
۷۹۶  
۷۹۷  
۷۹۸  
۷۹۹  
۸۰۰  
۸۰۱  
۸۰۲  
۸۰۳  
۸۰۴  
۸۰۵  
۸۰۶  
۸۰۷  
۸۰۸  
۸۰۹  
۸۱۰  
۸۱۱  
۸۱۲  
۸۱۳  
۸۱۴  
۸۱۵  
۸۱۶  
۸۱۷  
۸۱۸  
۸۱۹  
۸۲۰  
۸۲۱  
۸۲۲  
۸۲۳  
۸۲۴  
۸۲۵  
۸۲۶  
۸۲۷  
۸۲۸  
۸۲۹  
۸۳۰  
۸۳۱  
۸۳۲  
۸۳۳  
۸۳۴  
۸۳۵  
۸۳۶  
۸۳۷  
۸۳۸  
۸۳۹  
۸۴۰  
۸۴۱  
۸۴۲  
۸۴۳  
۸۴۴  
۸۴۵  
۸۴۶  
۸۴۷  
۸۴۸  
۸۴۹  
۸۵۰  
۸۵۱  
۸۵۲  
۸۵۳  
۸۵۴  
۸۵۵  
۸۵۶  
۸۵۷  
۸۵۸  
۸۵۹  
۸۶۰  
۸۶۱  
۸۶۲  
۸۶۳  
۸۶۴  
۸۶۵  
۸۶۶  
۸۶۷  
۸۶۸  
۸۶۹  
۸۷۰  
۸۷۱  
۸۷۲  
۸۷۳  
۸۷۴  
۸۷۵  
۸۷۶  
۸۷۷  
۸۷۸  
۸۷۹  
۸۸۰  
۸۸۱  
۸۸۲  
۸۸۳  
۸۸۴  
۸۸۵  
۸۸۶  
۸۸۷  
۸۸۸  
۸۸۹  
۸۹۰  
۸۹۱  
۸۹۲  
۸۹۳  
۸۹۴  
۸۹۵  
۸۹۶  
۸۹۷  
۸۹۸  
۸۹۹  
۹۰۰  
۹۰۱  
۹۰۲  
۹۰۳  
۹۰۴  
۹۰۵  
۹۰۶  
۹۰۷  
۹۰۸  
۹۰۹  
۹۱۰  
۹۱۱  
۹۱۲  
۹۱۳  
۹۱۴  
۹۱۵  
۹۱۶  
۹۱۷  
۹۱۸  
۹۱۹  
۹۲۰  
۹۲۱  
۹۲۲  
۹۲۳  
۹۲۴  
۹۲۵  
۹۲۶  
۹۲۷  
۹۲۸  
۹۲۹  
۹۳۰  
۹۳۱  
۹۳۲  
۹۳۳  
۹۳۴  
۹۳۵  
۹۳۶  
۹۳۷  
۹۳۸  
۹۳۹  
۹۴۰  
۹۴۱  
۹۴۲  
۹۴۳  
۹۴۴  
۹۴۵  
۹۴۶  
۹۴۷  
۹۴۸  
۹۴۹  
۹۵۰  
۹۵۱  
۹۵۲  
۹۵۳  
۹۵۴  
۹۵۵  
۹۵۶  
۹۵۷  
۹۵۸  
۹۵۹  
۹۶۰  
۹۶۱  
۹۶۲  
۹۶۳  
۹۶۴  
۹۶۵  
۹۶۶  
۹۶۷  
۹۶۸  
۹۶۹  
۹۷۰  
۹۷۱  
۹۷۲  
۹۷۳  
۹۷۴  
۹۷۵  
۹۷۶  
۹۷۷  
۹۷۸  
۹۷۹  
۹۸۰  
۹۸۱  
۹۸۲  
۹۸۳  
۹۸۴  
۹۸۵  
۹۸۶  
۹۸۷  
۹۸۸  
۹۸۹  
۹۹۰  
۹۹۱  
۹۹۲  
۹۹۳  
۹۹۴  
۹۹۵  
۹۹۶  
۹۹۷  
۹۹۸  
۹۹۹  
۱۰۰۰

سوال کیا سبب ہو کہ اگرچہ ہائیکہ میں گر کر مر جائے تو میں قبول پانی نکالا جاوے اور چوہے کی دم گرے  
تو سارے پانی نکالا جاوے جواب سبب یہ کہ دم کے ساتھ خون لگا ہوتا ہے سوال کیا سبب ہو کہ پوری شینگنی  
کنوین میں گرے تو پانی کچھ نہ نکالا جاوے سوا سبب شینگنی نکالنے کے اور اگر آدمی شینگنی گرے تو سارا  
پانی نکالا جاوے جواب سبب یہ کہ شینگنی کے اوپر ایک جہلی نہایت رقیق ہوتی ہے کہ اس کے سبب سے سارا  
شینگنی کی پانی میں اثر نہیں کرتی اور ٹوٹی شینگنی سے سارا پانی بخس ہو جاتا ہے سوال کسی شخص نے  
اپنی عورتوں سے کہا کہ جسکو تم میں سے اتنا نہ معلوم ہو کہ رات و دن میں کرکعت نماز فرض ہو تو جسکو میں نے  
طلاق دیا ایک نے کہا میں رکعت دوسری نے کہا شکر رکعت تیسری نے کہا تندرہ رکعت چوتھی نے  
کہا گیارہ رکعت اب اس کہنے سے کون کون عورتیں طلاق سے بچیں جو اب چاروں عورتیں بچیں  
اور صورت پہنچے کی یہ ہر کہ جس نے پیش کیا وہ کہو لایا اور جس نے شکر کہا ٹھیک کہا اور جس نے تندرہ کہا جمعہ  
روز کی نماز سے مراد لیا اور جس نے گیارہ کہا اس نے سفر کی نماز سے مراد لیا مسئلہ عورت باکرہ کا سکوت  
رضاء ہو جب ولی پوچھے اور غیر پوچھے تب زبان سے اتنا چاہئے کہ جواب دلی ایسا نکاح کنراش سے چاہتا ہو  
تب سکوت رضاء ہوگی زبان سے اتنا چاہئے جیسے چچا کا بیٹا ہو اور وہی دلی نکاح ہو اور وہ اپنے ہی واسطے نکاح  
کنرا چاہتا ہو تب بدولت اقراراش عورت کے نکاح نہ ہوگا الغرض نہیں حرام ہو تجھ تیری بہن کی صاحبہ ہو  
تیری ما اور تیرے باپ کی جو رو جواب بہن کی دانی کہ جسکا دودھ تیری بہن نے پیا اور تو نے یمن پیا الغرض  
بہن حرام ہو تجھ تیرے نانی کی صاحبہ ہو وہ تیری بہن اور بیٹی جواب جس نے تیرے نانی یا پوتے کو دودھ  
پلایا ہو سوال کسی کا بیب یعنی مادر جلوہ مر جاوے تو اسکی جو رو سے اسکو نکاح کرنا جائز ہو یا نہیں جواب  
درست ہو کہ اگر کفار کا بیٹا تھا سوال بچہ کا کہ کٹر ہے ہو کہ بچہ نامرد ہو خواہ عورت کو کہیسا ہو جواب غیرت  
میں اسکا کچھ حکم نہیں مگر چاہئے اس طرح سے پہنچے کہ عورت نہ کھلے سوال بچہ کا کہ کٹر ہے کی تھری  
کے رستے سے چشما کرنا کیسا ہو جواب بے تیزی ہو چاہئے کیونکہ خلاف ادب اور کشف مشرعت  
ہو تاہم شیعوں کو باغ ذکر کے مقدمہ میں خلفاء راشدین پر بڑا اعتراض ہو اور نسبت غصب کی کہ ہے  
میں حالانکہ مضمون انکی طعن کا حضرت علی کریم اللہ و ہر میر بھی شامل ہو کیونکہ جس مصنف میں حاصل  
کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں رکھا تھا اسی مصنف میں چاروں خلیفوں نے بھی رکھا تھا  
اگر خلفاء ثلاثہ معاذ اللہ غاصب ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کب تک مگر شیور اسکا ایک غر نہایت

جس نے شکر  
کہا اور جس نے  
تندرہ کہا  
جمعہ روز کی  
نماز سے مراد  
لیا اور جس نے  
گیارہ کہا  
اس نے سفر کی  
نماز سے مراد  
لیا



بودا پیش کرتے ہیں کہ اپنے یہاں ایک قاعدہ بنالیا ہو کہ جو چوتین باغضب ہو وہ نین پر حرام ہو گیا  
 چہ حضرت امیر علیہ السلام اپنی اولاد پر کہ تین باغضب ہو چکی تھی کیونکر تجویز کرتے اور جواب اسکا  
 کیا معقول ہو کہ خلافت بھی شیعوں کے نزدیک تین بازار کو ہوئی اسکو حضرت امیر علیہ السلام  
 خود کیوں قبول کیا اور فک کے متذہب میں شیعوں کے تین قول ہیں جملہ اس کے کہتے ہیں کہ حضرت  
 فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جنہ میں پایا تھا اور جو قابلیت رکھتے ہیں ہر کے قائل ہیں اور میراث کے بلکہ کہتے  
 کہ جس قرآن آیت تری ذات ذی القرب حقہ و للزکیات البیت الایہی روز حضرت رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم نے حضرت زہراؑ کو ملک کے باغ فک کو عطا کیا یہ صورت ہیکل اس کے یہاں ثابت ہو چکا جواب  
 اسکا یہ کہ یہ بیت شامل ہی تین مضمون پر اقرار کو دینا اور مسکین کو اور مسافر کو تو ہم پوچھتے ہیں کہ فک کے  
 آنحضرت نے حضرت فاطمہ کو عطا کیا پھر مسکین اور مسافر کو کیا دیا کہ پوری آیت پر عمل ہوتا اور قیصر ادعوی میراث  
 کا یہ کہ اسکا اثبہ پھر ہماری کتابوں میں بھی پایا جاتا ہے کہ ما لکنا میراث کا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہے  
 مگر جب جواب اسکا حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس حدیث سے دیا کہ جس کے راوی سب عترة  
 ہیں یہ بحث معارضہ کا نہیں لاشد ذلک و لا حورثت ما ترکنا من موصد قلہ یعنی ہم کردہ انبیاء  
 نہ کیے مال کے وارث ہوئے ہیں اور نہ ہمارے مال کا کوئی وارث ہوتا ہے جو ہم چھوڑ مرین اقسام مال سے  
 وہ سب صدقہ ہی ایسی حدیث سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جواب دیا کہ حضرت فاطمہ نے اپنے دعویٰ  
 سے سکوت کیا اور اس امر میں عمر محمد پھر کلام نہ کیا تو دعویٰ میراث حضرت فاطمہ کا قاطع و مانع ہر سہ کو  
 اس واسطے کہ یہ بین قبضہ شرط ہو جیسا کہ فریقین کی کتابوں میں ہے اگر قبضہ حضرت فاطمہ کا فی الحال ہوتا  
 تو میراث کا دعویٰ کامیاب کرتین اور میراث کے دعویٰ کو حدیث ثنائی ہو کہونکہ اس حدیث سے معلوم ہوا  
 کہ انبیاء لوگ اس امر میں سارامت میں خاص ہیں کہ نہ وہ وارث کیسے ہوں اور نہ کوئی وارث انکا ہوا سکو  
 مخصوصات کہتے ہیں جیسے چار سے زیادہ عورت نکاح میں جمع کرنا سوا سی انبیاء کے لیکر جائز نہیں اور  
 اس حدیث کا جواب یوں سیتے ہیں کہ یہ حدیث معارض آیات قرآنی کی ہے کہ ذکور ث سلیمان داؤد  
 تو حدیث صحیح نہ ہو کیونکہ صحت حدیث میں یہ بھی شرط ہے کہ قرآن سے معارض نہ ہو ہاں جواب یہ ہے کہ ہمارے  
 فہم کی خطا ہر اس واسطے کہ اس آیت میں جو ورث کی لفظ آئی ہے اس سے مراد وارثت مالی نہیں ہے بلکہ ار  
 ثبوت اور ربانیت ہے کہونکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے بہت بھائی تھے انہیں کو وارث حضرت داؤد

کا فرمان اور دوسرے بھائیوں کو نہ فرمانا دلیل قوی ہو سیکر یہاں مراد نبوت ہو کہ حضرت سیماں بنی  
 ہوسے اور دوسرے بھائی بنی نہ ہوئے اور یہی دلیل ہوا اس آیت سے کہ جو حضرت زکریا علیہ السلام  
 کی زبان اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **يَا زَكَرِيَّا إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَسَعُ الْكُنُوزَ وَنَدْنَاهُ إِبْرَاهِيمَ** یعنی بخش مجھ کو اپنے پاس  
 کوئی وارث کہ وارث ہو میرا اور وارث ہوا ال یعقوب کا بلکہ ال یعقوب کے کلمہ ہمارے دلیل بہت  
 قوی ہو گئی اس واسطے کہ اگر مراد نبوت نہیں ہو تو یقیناً ال یعقوب کا لفظ لغوی ہوتا ہو اور لغوی  
 کلام اللہ میں معاذ اللہ تجویز کرنا کفر ہو اس واسطے کہ لڑکا اسے ناپ کا وارث ہوتا ہو نہ پر اسے گھر کا اور نبوت  
 اور ہدایت کی مراد لینے میں کچھ قیاحت نہیں کیونکہ حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا کا یہ مضمون ہوا کہ وہ لڑکا  
 بنی ہو وہ جسے میں بنی ہوں اور جسے ال یعقوب میں نبوت تھی سوال مسلمان کی جان بھی جاکرانی کہ تمام  
 پر وہاں بنین جواب تین گنا ہر ماہ ایک خان کے بدلے دوسرے زنا کرنے پر سنگسار کرنا تیسرے  
 لوٹنے والے کو مارنا چاہا کہ فرمایا اللہ صاحب نے انیسویں سیپاۃ سورۃ قرآن کے چھٹے رکوع میں  
**وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُم بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ أَجْرٌ كَبِيرٌ** ترجمہ اور ان میں خون کرتے تھے جان کا جو سنگ کی آتش نے  
 مگر جان چاہیے کہ اگر جان چاہیے رسول نے فرمایا کہ مسلمان کی جان نہیں مارنے سوائے تین گناہ  
 خون کے بدلے یا بدکاری میں سنگسار کرنا یا راہ لوٹنے پر مارنا ۱۲ موضع القرآن سوال جو میرا  
 علمی دین و مفتیان شرع قویم جامع بنیان شرک بدعت باقی طریق حق واحدیت اندر میں مسئلہ  
 کہ ایک شخص مسلمان تابع دین و ایمان تائب رسوم شرک و بدعات مادی مگر ایمان براہ سنت و آیات  
 درامہ حرم الحرام بسبب کمال محبت امامین علیہما السلام تخصیص طعام قسم بالیدہ و شربت وغیرہ تیار فرمادہ  
 در تاج خیم و خیم و خیم و خیم و خیم مسکینان و طفلان را میخواند و بوقت روانگی تحریر ہمارے شکر بلا جہان قسم  
 اکل و شرب و غیر دیگر اجناس مثل گندم و شالی وغیرہ میرساند و با اعتراض مسلمانان افعال امور شرک و بدعت  
 کیا دید کہ رسانہ دیم بجا کہ بیا جہت تقویت مجمع مسلمانانست ورنہ بخانہ خود خواند بنی اکنون حاصل سوال  
 کہ مجھین کہ ان ایچین ایام بتعین تخصیص طعام و نصرت این امور چگونہ باشند **يَسْعَىٰ الْجَحْدُ**  
 جواب مسلمان مالکان محبت الہیبت علیہم الرضوان را باید کہ اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 و اتباع اعمال الہیبت کرام علیہم و علی ابایہ السلام در اقوال و افعال و احوال نماید و اعمالیکہ بعد رسول اللہ  
 حضرت الہیبت کردہ باشند و بعد حضرت علی مرتضیٰ و اولاد و افعال و جنابان بعد امامین ہا میں دلا و افعال



تخصیص کسی عورت سے نکاح کیا پھر بغیر صحبت کیے اسکو طلاق دیا تو مهر دنیا اس شخص پر واجب ہو یا نہیں  
یا اور وہ عورت دوسرے مرد سے نکاح کیا چاہے تو بعد عدت کے کرے یا چاہے تو اسی وقت کر لیتو  
جواب اگر بغیر صحبت اور خلوت کے طلاق دیا تو اگر مهر ٹھیکہ ہو تو آدھا دینا پڑیگا اور اگر زمین ٹھیکہ ہو  
ایک جوڑا کپڑا دینا چاہیے اور نکاح چاہے تو اس وقت خواہ جب چاہے کرے عدت بیٹھنا ضرور زمین  
مگر جو خلوت ہوئی اگرچہ صحبت نہ ہو تو مهر بھی پورا دینا پڑیگا اور عدت بھی بیٹھنا جیسا کہ فرمایا اللہ  
مصاب نے بایسویں سیدارہ سورہ احزاب کے چھٹے رکوع میں **وَالَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَكَهَّنُوا**  
**الْمُؤْمِنَاتِ لَوْ صَلَّيْنَهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَسْوَكَهُنَّ لَأَكْبَرُ عَلَيْهِنَّ فِئْتَانٍ يَنْتَقِضُ وَنُكْحًا**  
**فَمَتَّحُوهُنَّ مَتَّحِيحًا** ترجمہ اسے ایمان والو جب تم نکاح کرو مسلمان عورتوں  
کو پھر انکو چھوڑ دے پہلے اس سے کہ ماتھ لگاؤ سو ان پر حق نہیں تمھارا عدت میں بیٹھنا کہ گنتی پوری کیاؤ  
سو انکو وہ کچھ فائدہ اور خست کرو جہلی طرح فائدہ بغیر صحبت ہوئے جو مرد چھوڑ دے عورت کو اسکا مهر  
بندھا تھا تو آدھا دے اگر نہ بندھا تھا تو کچھ فائدہ دے لیجئے ایک جوڑا پوشاک اور اسی وقت چاہے تو وہ عورت  
اور نکاح کر لے عدت نہیں اور اگر خلوت ہوئی گو صحبت نہ ہو تو مهر بھی پورا دینا اور عدت بھی بیٹھنا ۱۲ موضع القرآن  
سوال پکی اینٹ بنانے کی پہلے کسے ترکیب نکالی ہو جواب دعویٰ نے نصیحا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے  
حضرت موسیٰ اور فرعون کے قصہ میں **فَاذْكُرْ ذِي الْاُكْحَامَانِ عَلَى الطَّيْنِ فَلْيَحْضَلْ فِي مَرْحَلَةٍ لَعَلَّ**  
**اِلَى اللّٰهِ مَوْسٰى فَلَمَّا لَا ظَنَّهُ مِنْ الْكَافِرِيْنَ** ترجمہ ان کے اے ہامان میرے واسطے  
گارسے کو پھر بنا میرے واسطے ایک محل شاید میں جھانگ کر دیکھوں موسے کا رب اور میرے شکل میں تو  
وہ جھوٹا ہوت گارسے کو آگ سے یعنی پکی اینٹ بنانے میں پکی اینٹ اول میں بنانے کی ترکیب  
اسنے نکالی کہ عمارت اوپنی بنادی تو پتھر کے بوجھ سے گر نہ پڑے ۱۲ موضع القرآن سوال جب حضرت نوح  
کے قوم پر طوفان آیا تھا اسوقت میں حضرت نوح کے گھر کے کراچی عرق ہوئے تھے اور کوچے تھے اور  
حضرت نوح نے نشان طوفان کا کچھ بتا رکھا تھا اسکے سے یا نہیں جواب سورہ ہود میں آیت **حَقَّقْ**  
**فَاِذَا جَاءَهُمْ اَمْرٌ مِّمَّا فُتِنُوا وَلَئِنْ رَاَوْهُم بِاَمْرِ اللّٰهِ لَيَذَّحَّيْنَهَا وَلَئِنْ رَاَوْهُم بِاَمْرِ اللّٰهِ لَيَذَّحَّيْنَهَا**  
بچے جنگی اولاد ساری خالق پر اور تنور تھا حضرت نوح کے گھر میں طوفان کا نشان بتا رکھا تھا کہ جب  
تنور سے پانی آئے تب کشتی میں سوار ہو ۱۲ موضع القرآن سوال اللہ تعالیٰ پر چھوٹھ بولسنا

بہارِ نبوی  
جلد ۱  
صفحہ ۱۰۰



کئی طرح پر جواب کئی طرح پر جسے علم میں غلط نقل کرنا یا خواب جھوٹا کر بیان کرنا یا عقل سے حکم کرنا  
 دین کی بات میں یا دعویٰ کرنا کہ میں کشت رکھتا ہوں یا اللہ کا مقرب ہوں ۱۲ موضع القرآن سوال  
 تمام قرآن شریف میں سجدہ کیو مقام پر پر جواب چودہ مقام پر اور اس تمام سے سات فرض اور تین جب  
 اور چار سنت سوال سجدہ فرض اور واجب اور سنت کون کون سو تو میں میں جواب سات فرض سو  
 اعراف اور سورہ رعد و نحل و بنی اسرائیل و مریم و حج و ص میں اور تین سجدہ واجب سورہ فرقان و جندہ  
 یعنی اہل منزل و فضلت میں اور چار سجدہ سنت ہیں سورہ نمل و نجم و النقت و علق یعنی سورہ اور امین  
 سوال وہ کون سورہ ہے کہ اول اسکا تحمید اور آخر اسکا دعا آور در میان اسکا اخلاص پر جواب  
 وہ سورہ فاتحہ ہے یعنی الحمد سے مالک یوم الدین تک تحمید اور ایک نعت سے انتہین تک غلام  
 اور بعد ان الضراط المستقیم سے آخر سورہ تک دعا ہے ۱۲ منتہی الکلام سوال وہ کون کلمہ ہے  
 کہ اول اسکا کفر اور اسکا ایمان پر جواب وہ کلمہ ہے لا الہ الا اللہ ہی یعنی لا الہ الا اللہ کفر اور الا اللہ  
 ایمان ہے ۱۲ منتہی الکلام سوال بیگناہ قتل کرنا سخت گناہ ہے یا زنا کرنا جواب بیگناہ کو قتل کرنا  
 سخت گناہ ہے سوال قتل میں دو ہی گواہ اور زنا میں چار گواہ ہونا اسکا کیا سبب پر جواب  
 زنا میں مقصود ہے چھپانا عیب کا اور قتل میں ثابت کر کے قاتل سے دلوانا حق مقتول کے وارثوں کا  
 ۱۲ منتہی الکلام سوال سائل ہر فقیر عاجزہ مسماۃ ہندہ چاروں مذہب کے علماء سے بات کے  
 کہ ابتدائی بلوغ میں اس غریبہ کا نکاح میرے بزرگوں نے زید کے ساتھ کر دیا چندیت کے بعد وہ عین  
 مفقودہ خبر ہو گیا پانچ برس سے زیادہ گزرا کہ اسکا ٹھکانا معلوم نہیں نہ اسکا جینا معلوم نہ مرنا نہ کوئی خط آیا نہ  
 کچھ خبر آئی میں کھانے اور کپڑے کی محتاج حالت تباہی میں گرفتار ہوں اکثر لوگ قیاس سے کہتے ہیں  
 کہ وہ کہیں مر گیا ہو گا جیتا ہوتا تو آتا اور میرے جی میں بھی دوسواں شیطانی آیا کہ تباہی اب تک میں  
 اپنے نفس کو روکا شرم و حیا کے سبب سے کچھ زبان پر نہ لائی لیکن اب طاقت صبر کی نہ رہی  
 لاچار ہو کر سائل ہوئی کہ چاروں مذہب میں سے کسی مذہب میں مفقودہ کا نکاح توڑنے کا حکم ہوگا  
 تو میرے حال پر رحم کر کے لہ فتویٰ دو تو میں بدکاری سے بچوں کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ  
 لَکَلِّفُ اللہَ تَعَالٰی اَلَا و کُنْہَا اور میں نے علماء سے سنا ہے کہ حالت مجبوری اور ضیق میں چاروں مذہب میں سے  
 جس طرح سے عمل کرے مگر باہر چاروں مذہبوں سے نہو حالت اضطرار میں اللہ تعالیٰ نے حرام کو بھی حلال کیا

و یہاں ہی حالت میری برآمدی اپنا حال آپ کو خوب جانتا ہو اور خدا تو سب کے حال کا عالم اور دانا ہی  
 ہو کوئی اس مسئلہ کو جانے اور چھپا دے تو خدا کے یہاں سزا پائے گا ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَءُوا  
 آيَاتِ الْقُرْآنِ حَتَّىٰ يَخْرُجَ إِلَيْكُمُ الْحَدِيثُ﴾ میں آیا ہو کہ جو عالم مسئلہ جانے چھپا دے تو اس کے منہ میں  
 آگ کی لگام دی جائیگی اور وہ گونگا شیطان ہو بیوقوف اور جاہل امام مالک رحمہ اللہ  
 علیہ موطا میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلہ پر جو جب فرماتے ہیں کہ جب چار برس تک  
 مفقود کا حال نہ معلوم ہو تو وہ عورت اپنے نکاح توڑنے میں محتار ہو اور حنفی مذہب کے بعض  
 فتاویٰ میں یوں ہے کہ عورت اپنے تئیں مالکی مذہب قرار دیکر مسئلہ پر چھپے تب علماء حنفیہ بھی مسئلہ  
 امام مالک کے مذہب کا لکھیں تب وہ قاضی کے پاس جاوے اپنا حال کہے اور فتویٰ دے دے  
 قاضی اس مفقود کی موت کا حکم دے یا نیا بتا اس عورت کو طلاق دے اور وہ عورت موت کی عہد  
 پر بیٹھ کر ترک زینت کرے دونوں صورت میں تسکے بعد نکاح کرے اندر عدت یا قبل نکاح کے اگر مفقود  
 آویگا تو عورت اپنی باویگا اور بعد نکاح کے نہ باویگا اس واسطے کہ حکم دار القضا کا رد نہیں ہو سکتا  
 جیسا کہ مولوی محمد سلیم رحمہ اللہ جب قاضی محمد اس کے تھے عبد اللہ مفقود کے باب میں کیا تھا اور  
 شیخ عمر بن عبد الرسول رئیس مکتبہ معظمہ حج بن الصلوٰۃ کا فتوے مدینہ منورہ کی راہ میں تھا  
 اور ابن سعد نے حاشیہ در مختار کی عبارت لکھا واللہ اعلم بالصواب ایہ المرجع والمآب  
**سوال** عورتوں کو تکلیف حیض آنے کی کیوں دی گئی اور کیا سبب ہے جواب  
 جب حوا علیہ السلام نے قصور گہیوں کھانے کا کیا اس سبب سے اللہ تعالیٰ نے انکو اور انکی  
 لڑکیوں کو بلائی حیض میں گرفتار کیا اور بعض مہرقات میں ہو کہ جب حوا علیہا السلام نے جھاڑے  
 گہیوں توڑا تو اس سے چند قطرے دودھ کے گرے اسوقت جھاڑے کما کہ جیسا تو نے مجھ سے دودھ کے  
 قطرے گرائے حق تعالیٰ تم سے اس کے بدلہ میں خون کے قطرے گراوے پس انکی دعا کی قبولیت  
 اس سے حوا اور انکی لڑکیاں قیامت تک حیض کے رنج میں گرفتار ہوئیں ۱۲ ہفیدۃ النساء  
**سوال** کم مدت حیض کے تین دن اور زیادہ دس روز میں اسکا کیا سبب ہے جواب سبب یہ  
 کہ جب حوا علیہا السلام نے ارادہ گہیوں کھانے کا کیا تو پانچ دن سے چلین اور پانچ دن سے توڑا انھوں سے  
 کھایا اس واسطے مقابلہ میں ان تینوں اعضا کے کم مدت حیض کے تین دن مقرر ہوئے اور گہیوں توڑنے میں جھاڑے

دس قطرے دودھ کے گرے تھے اسی باعث اکثر مدت حیض کے دس دن قرار پائی ۱۲ مہینہ لہذا ہر سال  
 اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو کون میں بنایا ہو اور جو امور دنیا میں ہوتے ہیں اسکے واسطے کہ زمین  
 و ہوا پر بھی مقرر ہو یا نہیں جواب اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو چھ دن میں بنایا ہو اور تیس دن کاموں کے  
 لیے دربار عرش مقرر کیا ہو وہاں سے سب کاموں کی تدبیر ہوتی ہو فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ ہود کے پہلے  
 رکوع میں اِنَّ سِرَّكَ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ تَسْوِیْ عَلٰی الْعَرْشِ  
 یُكَبِّرُ الْاَكْهَمُ یعنی تحقیق تمھارا رب اللہ ہے جس نے بنائے آسمان و زمین چھ دن میں پھر قائم ہوا عرش پر  
 تدبیر کرنا کاموں کی فتنی ویر لگی چھ دن کو آسمان میں بنائے آسمان و زمین چھ دن میں پھر قائم ہوا عرش پر  
 سب کاموں کی تدبیر وہاں سے ہوتی ہو ۱۲ موضع القرآن سوال جو مال انصاب بھر ہو نقد ہو خواہ قلیل یا ورنہ سب کا  
 مال ہو کہ زمین کوۃ واجب ہو اور ایک دفعہ اسکی زکوۃ حساب کیا کہ اسکو زمین میں کاڑھا یا کھجاریں نہ کہ دیا یا کھجور  
 میں بند کر دیا خواہ اُس میں سے خرچ کرنا ہو یا اس طرح سے مجتمع رکھا ہو تو اس مال پر ہر سال زکوۃ دینا واجب ہو  
 یا ایک دفعہ کے ادا کرنے سے زکوۃ اُس پر سے ہمیشہ کو اتر لگی جواب ہر سال زکوۃ دینا واجب ہو موافق قول  
 امام ابو حنیفہ رحمہ کے و در صورت خرچ کرنے بقدر اسکے کم کر دیوے کہ بیہم من کتب انفقہ ۱۲ جبرہ ابو الہتاز  
 سوال کفار و بعضی کلمہ گو اس دیار کے وقت ظہور مرض و با و طاعون وغیرہ آفات کے بغیر یا کبر یا یا  
 مہودان باطل مثل یھوانی وغیرہ کے نام پر چھوڑ دیتے ہیں اور بعضے مال کو دے دیتے ہیں بہر صورت  
 اسکو اپنی ملک سے نکال دیتے ہیں انکے سامنے اگر کوئی اسکو پکڑ لے تو مزارعت نہیں کرتے بلکہ خوش  
 ہوتے ہیں پھر اگر مالی یا اور کوئی اسکو بیچے یا ہبہ کرے تو اسکو لینا اور اپنے کام میں لانا اور بیع کر کے کھانا  
 درست ہو یا نہیں موجب فَاَسْأَلُوا اَهْلَ الذِّکْرِ وَکُوْنُوْا شٰہِدًا لِّلّٰہِ کے جواب صاف چاہتا ہو اور  
 اقسام داخل بحیرہ و سائبہ کے ہو یا نہیں یعنی تو جبر و حاکم و مصلیٰ قول فیصل درین مقام  
 کہ اگر کفار جانوران را بنام بتان یا نام آبا و اجداد خود یا بعد و اعدا کر دن یا بد دن ان را میکنند و اگر کفر  
 آئند و بیچ آئند مانع میشوند بپس در ملت ملحق بسائبہ و بحیرہ ہستند پس اگر مسلمانی از بیچ کند خود و دشمنی  
 حرام نیست زیرا کہ در تعین نام بتان یا نام آبا و اجداد خلط و دھن متعذران راہ نیافتہ آئے بنظر حق العباد  
 و ان خالی ہست چہ از حکم را کر دن و بیہ شقت ساختن جانوران مذکور ان ملکیت باطل نمیشود پس  
 حکم عیب و حرمت باین جہت خواہ بود نہ بجهت تعین نامہای مذکورہ و اگر مقصود کفار اوقیت خود نامی نہایت بقر

۱۲ مہینہ لہذا ہر سال  
 اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو کون میں بنایا ہو اور جو امور دنیا میں ہوتے ہیں اسکے واسطے کہ زمین  
 و ہوا پر بھی مقرر ہو یا نہیں جواب اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو چھ دن میں بنایا ہو اور تیس دن کاموں کے  
 لیے دربار عرش مقرر کیا ہو وہاں سے سب کاموں کی تدبیر ہوتی ہو فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ ہود کے پہلے  
 رکوع میں اِنَّ سِرَّكَ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ تَسْوِیْ عَلٰی الْعَرْشِ  
 یُكَبِّرُ الْاَكْهَمُ یعنی تحقیق تمھارا رب اللہ ہے جس نے بنائے آسمان و زمین چھ دن میں پھر قائم ہوا عرش پر  
 تدبیر کرنا کاموں کی فتنی ویر لگی چھ دن کو آسمان میں بنائے آسمان و زمین چھ دن میں پھر قائم ہوا عرش پر  
 سب کاموں کی تدبیر وہاں سے ہوتی ہو ۱۲ موضع القرآن سوال جو مال انصاب بھر ہو نقد ہو خواہ قلیل یا ورنہ سب کا  
 مال ہو کہ زمین کوۃ واجب ہو اور ایک دفعہ اسکی زکوۃ حساب کیا کہ اسکو زمین میں کاڑھا یا کھجاریں نہ کہ دیا یا کھجور  
 میں بند کر دیا خواہ اُس میں سے خرچ کرنا ہو یا اس طرح سے مجتمع رکھا ہو تو اس مال پر ہر سال زکوۃ دینا واجب ہو  
 یا ایک دفعہ کے ادا کرنے سے زکوۃ اُس پر سے ہمیشہ کو اتر لگی جواب ہر سال زکوۃ دینا واجب ہو موافق قول  
 امام ابو حنیفہ رحمہ کے و در صورت خرچ کرنے بقدر اسکے کم کر دیوے کہ بیہم من کتب انفقہ ۱۲ جبرہ ابو الہتاز  
 سوال کفار و بعضی کلمہ گو اس دیار کے وقت ظہور مرض و با و طاعون وغیرہ آفات کے بغیر یا کبر یا یا  
 مہودان باطل مثل یھوانی وغیرہ کے نام پر چھوڑ دیتے ہیں اور بعضے مال کو دے دیتے ہیں بہر صورت  
 اسکو اپنی ملک سے نکال دیتے ہیں انکے سامنے اگر کوئی اسکو پکڑ لے تو مزارعت نہیں کرتے بلکہ خوش  
 ہوتے ہیں پھر اگر مالی یا اور کوئی اسکو بیچے یا ہبہ کرے تو اسکو لینا اور اپنے کام میں لانا اور بیع کر کے کھانا  
 درست ہو یا نہیں موجب فَاَسْأَلُوا اَهْلَ الذِّکْرِ وَکُوْنُوْا شٰہِدًا لِّلّٰہِ کے جواب صاف چاہتا ہو اور  
 اقسام داخل بحیرہ و سائبہ کے ہو یا نہیں یعنی تو جبر و حاکم و مصلیٰ قول فیصل درین مقام  
 کہ اگر کفار جانوران را بنام بتان یا نام آبا و اجداد خود یا بعد و اعدا کر دن یا بد دن ان را میکنند و اگر کفر  
 آئند و بیچ آئند مانع میشوند بپس در ملت ملحق بسائبہ و بحیرہ ہستند پس اگر مسلمانی از بیچ کند خود و دشمنی  
 حرام نیست زیرا کہ در تعین نام بتان یا نام آبا و اجداد خلط و دھن متعذران راہ نیافتہ آئے بنظر حق العباد  
 و ان خالی ہست چہ از حکم را کر دن و بیہ شقت ساختن جانوران مذکور ان ملکیت باطل نمیشود پس  
 حکم عیب و حرمت باین جہت خواہ بود نہ بجهت تعین نامہای مذکورہ و اگر مقصود کفار اوقیت خود نامی نہایت بقر

اس امر قویہ باشد بلاشبہ حرام است خواه خود بخشد یا دیگر سے بیعت نشان بکشد درین صورت اگر بجز  
 خارج و در حکم ما اهل البیت علیہ السلام و اگر کفار ہنگام نہ گردان جائوز ان مذکورہ گویند کہ حق  
 اخذ ہا ذیہی لہ پس ہر کہ انہارا خواہ گرفت و حبش حلال طیب خواہ گوید و نہ تصرفہ کہ در ان  
 خواہ بکند و اگر وقت را نیند آنہا کلمہ مذکورہ نگفتہ لیکن رو برویش اگر آن جائوزہ کسی بگیرد و فراہ شود  
 یا خبر گرفتن ان جائوزہ شنیدہ راضی شود پس درین صورت نیز ہمان حکم است کہ مذکور شد و اگر  
 کافر سے جائوزہ را بنام بتان یا بنام آبا و اجداد خود یکے بہ کند نیز حکم مرقوم نافذ و التا علم حررہ الباقی  
 رکن الدین محمد المدعو بہ تراب علی عفی عنہ **تراب علی** سوال جب آدمی مرتا ہو تو اس کے  
 غم سے آسمان و زمین بھی روتے ہیں یا نہیں جواب مسلمان کے مرنے سے یہ دونوں روتے ہیں  
 سو اسے کافر کے جیسا کہ فرمایا اللہ صاحب نے چیسویں سوارہ سورہ دخان کے دوسرے رکوع میں ہے  
 فَاَنْبَاكَ عَلَيْهِمْ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كُنَّا مُنْظِرِينَ ترجمہ پھر نہ رویا انہیں آسمان زمین  
 اور نہ ملی اُنکو ڈھیل فت حدیث میں فرمایا ہے کہ مسلمان کے مرنے سے روتا ہے دروازہ آسمان کا  
 جس سے اسکی روزی اُترتی ہو اور زمین جہاں وہ نماز پڑھتا ہو ہوضہ القرآن

### رباعی تاریخ تالیف تصنیف مولف رح

شده تالیف این نامہ جواب سائلین مشہور  
 نمود فکر تاریخش پیشانی نامہ جواب از قبر  
 دے مطبوع شد کیا بسجی یک صاحب ہرور  
 خرد گھنچا چمی ترسی کہ کافی ہر دو نام غفور  
 الحمد للہ والمنة کہ یہ رسالہ ششہ ہجری میں تالیف ہو کے تیار ہوا

### قطعة تاریخ تصنیف ایضاً

ہو جبکہ طیار یہ جامع مسائل  
 ہوئی یافت غیب سے یہ خدا  
 ہوئی فکر تاریخ مجھ کو ضرور  
 کہ تاریخ بیشک ہو اسکی غفور

### تمام شد رسالہ جواب السائلین



یہ رسالہ درحالت و حریت جانوران قسم سائبہ و فحیرہ وغیرہ  
تصنیف انیق حضرت مولانا سید جعفر علی صاحب مدظلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله المفضل النعم والبركات والصلاة على رسول محمد الذي به جماعه  
خير ما للجنات في الجنة والطيقات وعلى الله واصحابه الذين لطاعهم الله نعم كما ميسره  
في معاني النعم والبركات وعلى ائمة المجتهدين والعلماء الراشدين الذين  
استنبطوا الاحكام من الاخبار والآيات وجمعوا لها قواعد الجليلات والكرامات  
بعدا کے جانا چاہئے کہ کیا کرم ہوا اللہ تعالیٰ کا ہندوستان کے مسلمانوں پر کہ محمد ترجمہ موعود  
القرآن کے کہ اللہ تعالیٰ اس ترجمہ کی روح پر حیرت اور خیران کا باران قیامت تک بارلے سے  
تصنیف اردو زبان کا دروازہ کھل گیا قرآنِ حریف فقہ و اصول موعود و اصلاح کے سلسلہ ہزاروں  
لاکھوں تصنیف ہوئے آگے سوائے شہروں کے قیامت میں وجود علی کا نایاب تعالیٰ تعالیٰ  
نیگا کہ کس کم دیات خالی ہوں گے کہ حسین اردو زبان کا مہف اور رسالہ ہی موجود ہوں خصوصاً  
مضطربانی مطبعہ وغیرہ کے بہترین نے فقہ اور تصنیف کے سلسلے ہزاروں فقہ دیے کہ میں کا فیض عام  
ہو گا اور زباحت کو شیون کا بازار سر ہو گیا ہر ایک نیکو راہ پر ہونے والے کو مرتبہ قیامت کا حاصل  
ہو گا مگر دنیا دہ بنیت کو دین کی سمجھ کم ہوتی ہے خیال ہی نہیں کہ طبعان نامی گوش کا ایسا ہی حال ہو گیا  
ضلع گورکھ پور میں بعض نامہوں نے اختلاف والا ہے کہ ناموں آیر کہ یہ دکا اہل بہ لغیر اللہ سے  
کہ طارہ صفائی سے جو جانور کہ مخلوق کے نام کا ٹھکانہ اور شہر ہو کر اسی نیت پر ذبح کیا جاوے وہ نام  
لکھا جان نامہوں نے اسی آیت کے ناموں سے جسے جانور کہ جسکو کفار بعد البصیر علی کافروں سے بیکر کہ

معبودان باطل یا اپنے باپ و دوسے کے نام پر چھوڑ دیتے ہیں یا کسی کو دیدیتے ہیں اور سوائے انہوں  
 کرنے کے ہرگز انکو ذبح کرنا منظور نہیں ہوتا اسکو بھی حرام سمجھا ہوتا اس صورت میں ہرکو لکھنا تین  
 مضمون کا ضرور ہے ایک تو فرق در بیان اس جانور کے کہ جسکو آیت وَمَا أَهْلُ بَيْتِ لَیْغِیْرِ اللّٰہِ  
 حرام ٹھہرائی ہے اس جانور کے کہ جسکو آیت کُلُوا مِنْ طَیِّبَاتِ مَا رَزَقْنَا کُمْ حلال ٹھہرائی ہے دوسرا  
 مضمون وجہ حرام ہونے اَہْلُ بَیْتِ لَیْغِیْرِ اللّٰہِ والی جانور کے اور وجہ حلال ہونے کافروں کے  
 آزادانہ جانور کے موافق آیات کے اور تیسرے مضمون شبہات اور تعلیسات و نادانی و دلولن  
 قسم میں تیز کر کے دلولن اور روشبہات و دفع تعلیسات انہوں کا اسوائے اس رسالہ میں  
 تین فصل مقرر ہوئے ہیں **فصل پہلی** حائنا چاہئے کہ کھارزبانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معبودان  
 باطل مثل لات و منات وغیرہ کے نام پر جانور مقرر کرتے تھے اور اسکو بے قریب بیت اللہ کے  
 لاسکے اور بے قریب ان بتوں کے قریب کرتے تھے ان جانوروں کی حرمت کے بیان میں  
 مَا أَهْلُ بَیْتِ لَیْغِیْرِ اللّٰہِ قرآن شریف میں چار مقام پنازل ہوا **اول** سورہ بقرہ و دوسرے  
 سورہ نائدہ تیسرے سورہ انعام چوتھے سورہ نحل میں درآید وَذَیْغِیْرِ اللّٰہِ سورہ نائدہ  
 میں اور منظور ان کافروں کو اس جانور کو ذبح کرنا ان بتوں کی تعظیم پر تھا جیسے ہندو بکر اسید یا چیتا  
 معبودی وغیرہ کے نام مقرر کر کے بل دیتے ہیں گویا اسکی جان کو نظر اس جت کی کرتے ہیں اسکے گو  
 گو کھادیں یا نہ کھادیں اور آیت یہ حرمت ان جانوروں کے عام ہے کیونکہ وَمَا أَهْلُ بَیْتِ لَیْغِیْرِ اللّٰہِ  
 اَہْلُ بَیْتِ لَیْغِیْرِ اللّٰہِ یہ فرمایا ہے جو جانور کہ اسکے حق میں شہرت دی جاوے کہ غیر خدا کا ہے پھر وہ غیر  
 بت ہو یا روح جمیث یا کسی ولی کے نام مقرر کریں یا کسی نبی کے جیسا کہ تفسیر تیار پوری و تفسیر  
 فتح الغریر وغیرہ تفاسیر میں ہے سوائے خدا کے کسی کا نام دے سکتے تقرب و تعظیم کے اظہار یا  
 وہ حرام ہوگا اور ذکر کرنا اور لا تزد بیساک تفسیر تیار پوری میں ہے قَالَ الْعُلَمَاءُ لَوْ اَنَّ مُسْلِمًا  
 اَنَّ ذَیْغِیْرِ اللّٰہِ لَیْغِیْرِ اللّٰہِ صلاہ من شدا فی ذیغیرہ یعنی علماء کا اتفاق ہے کہ آیت یہ کہ اگر  
 کوئی مسلمان ذبح کرے کوئی جانور اور قصد کرے عبادت اور تعظیم سوائے خدا کے دوسرے شخص  
 کی وہ شخص مرد ہو جائیگا اور جانور مردہ کے ذبح کی طرح ہوگا اسی میں داخل ہے تو پ کا کہ اگر جب  
 چھوٹا اسکا بند ہو جائیگا اور جاہل لوگ جانتے ہیں کہ کسی بھوت و پری نے اسکا چھوٹا کر دیا ہے

تب اسپر کر کرتے ہیں اور نئی جو ملی کا بکرا جنوں کی ایند کے ڈر سے یا امیر دن کے آئین کے وقت  
 شگون کیو واسطے بکرا ذبح کر کے سانسے ڈالتا یہ سب حرام ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے  
 کی تعظیم کیو واسطے ذبح کئے جاتے ہیں پھر وہ جانور زرے اللہ کے نام سے ذبح کیا جاوے یا دوسرے  
 کا نام تعظیم کے قصد پر کیا جائے اور نام پاک اللہ تعالیٰ کا محض سبب غادت کے ہو قسط بان جو بکرا ہوا  
 کے کھانیکے کیو واسطے ذبح کیا جاوے وہ نہیں داخل نہیں ہر وہ محل اور طیب ہر اور سنت حضرت ابراہیم  
 علیہ السلام کی کیونکہ اللہ تعالیٰ کی تعظیم کیو واسطے ذبح ہوا ہر اور ممان کے کھانے کیو واسطے اب فرق مجھو یہاں  
 جانور کا ساتھ اش جانور کے جو ہندوستان کے ہندو اور بعضے کلمہ گو وقت ظاہر ہونے میں باغیہ و آفات  
 کے معبودان باطل مثل جھوٹا وغیرہ کے ناکر کے اپنے ملک سے نکال کر کسی مالی کو دیتے ہیں یا پھر پوتے  
 ہیں یا ہندو و ملانڈو یا پھر لڑا کرتے ہیں گرجا میں ایک سبب ہوا اور کاسکو ہم جدا بیان کریں گے اس قسم کے  
 جانور مانند سانپ اور دیگرہ کے ہیں کہ عرب کے کفار اسکو چھڑا کرتے تھے اور ان جانور دن کو کھا حرام جانتے تھے  
 اور چھوڑنا ان جانور دن کو اور آواز اور اپنے ملک سے دینا انکی غرض تھی نہ ذبح کرنا اور بیل دینا اور آواز  
 مولانا عبدالحی علیہ الرحمۃ بیچ بیان فرق جانور و ما اهل لبعید اللہ کے اور جانور آزاد کئے ہوئے کے  
 بیان میں فرماتے ہیں کہ جانور اہل غیر اللہ مشابہت ساتھ قربانی کے رکھتا ہوا سوا واسطے  
 کا بھی شکر و حرام ہوا اور جانور بھی اور بے محنت آزاد کیا ہوا جانور مشابہت رکھتا ہوا بھی چلے  
 اور بھی پہنانے فاسقوں کے اپنے بکون کو محض نعل شکر ہر اسی طرح جو جانور کسی کے  
 نام آزاد کر کے کسی کو دے ڈالتے ہیں اش شخص کی جلیک ہو جاتی ہر اس شخص سے بطور ہدیہ کے  
 لینا درست ہوا اور جان کسی کی ملک ہر نہیں اور جو جانور کہ نہ ہو آزاد کر کے اپنے ملک سے نہ  
 کر دیتے ہیں وہ سب درست ہو کہ جو مزاحمت نکرین ملک کی راہ سے اور جو مزاحمت  
 ملک کی راہ سے نہ کریں تو صاف حرام ہر سبب غصب کے ایسے کچھ مشابہہ نہیں اور اگر مزاحمت  
 ملک کی راہ سے نہ کریں بلکہ دوسری صورت سے کریں جیسے ہندوؤں کے مذہب میں  
 کھانے چل کی تعظیم ہوا اور ذبح کرنا اسکا بڑا خلاف ہو تو اس سبب سے ہندو سانپ کے ذبح  
 سے مزاحمت کرتے ہیں اور لٹنے مرنے پرستہ ہوتے ہیں نہ ملک کی راہ سے کہ یہ سانپ ہمارا مال  
 ہی بلکہ مذہب کی راہ سے یہاں تک کہ اگر کوئی مسلمان اپنی گائے کو ذبح کرے گا تو نہ دیکو اگر اختیار ہو گا تو

کرنے سے منع کیا اسکی جان بچانے کی واسطے اپنی جان دیگا تو اس صورت میں سناٹہ آزاد کرینکی  
 راہ سے تو حلال ہو مگر نراحت کی راہ سے کہ اس سناٹے کے چھوڑنے والے اور غیبہ چھوڑنے والے  
 بالاتفاق منع کرتے ہیں نہ سب کی راہ سے تو اس صورت میں اگرچہ صاف حرام نہیں مگر شکیہ  
 ساتھ حرام کے ہوا اور جس ملک کے لوگ سناٹہ کو چھوڑ دیتے ہیں اور ملک سے یمنیں باہر کر کے  
 بلکہ بیچ بھی ڈالتے ہیں اس مقام پر طاعن غیر ہر بدو ن غیر کے گوشت اسکا حرام ہوگا اور اگر خرید کر کے  
 مالک سے تو حلال طیب ہی اسواسطے مولانا محمد اسماعیل علیہ الرحمۃ نے فتویٰ دیا ہے کہ اگر تندہ سناٹہ کو  
 چھوڑ دیوین اور اسکو کوئی پکڑ لیا دے اور جو تصرف چاہی سو کرے اس سے منع نیکرین مگر بیچ کرنے  
 سے محض بیاس نہ سب اپنے کے منع کریں تو اس صورت میں انکو دعویٰ ملکیت کا نہ رہا اس حال میں  
 اگر حاکم حکم مسلمانوں کو دیوے کہ سناٹوں کو حلال کرکھاؤ تو مسلمانوں کو کھانا اسکا حلال ہوا اور اسکی  
 سے رسالہ زبدۃ النصاب میں اور شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ترجمہ میں سناٹہ کو حلال لکھا ہے  
 مراد اس سے وہی سناٹہ ہے جسکو تندہ چھوڑ دیں اور پھر کسی طرح کی نراحت نیکرین اور مولوی ابوالبرکات  
 تہذیب علی بھی بیچ جواب سائل کے اس تفصیل سے لکھتے ہیں حاصل انکی تحریر فارسی کا یہ ہے کہ کفار  
 جو جانور داغ کر کے یا بدو ن داغ کئے چھوڑ دیتے ہیں اور بیچ کرنے سے نراحت کرتے ہیں تو اگرچہ  
 وہ جانور حلال ہونے میں شامل سناٹہ اور بھیرہ کے ہیں لیکن بسبب نراحت کے حرام ہیں اور اگر  
 کافرو ن کو خون گراناس جانور کا کسی چھوڑ باطل وغیرہ کے نام منظور ہو تو وہ بے شکرہ حرام ہے خود قتل  
 کریں یا دوسرے سے بیچ کر وائیں اور یہ قسم کچھ اور سناٹہ سے باہر ہے دیکھا اھل لغیر اللہ میں داخل نہ  
 اور اگر کفار کسی جانور کو چھوڑ دیوین اور یہ ہیں کہ جو چاہیوے یا نہ کریں مگر لینے والے سے نراحت  
 نیکرین یا خود دیوین ان سب صورتوں میں حلال ہوا ہے اور رسالہ زبدۃ النصل میں مولوی محمد حسین صاحب  
 کی تقریر بھی سائل کے جواب میں ایسی ہی ہے کچھ فرق نہیں بلکہ سائل نے بھیرہ وغیرہ کا سوال جدا  
 سناٹہ کا سوال جدا تھا مولوی محمد روح نے دونوں کا حکم یکساں پاکر اب کی جواب دونوں سوالوں کا  
 دیا ہے بیچ میں اب کے لکھتے ہیں بس اگر شکر کی با سے بھوئی سناٹہ یا چلی مسلم ای نرگی جانور نہ  
 ناید خوردنش حرام نیست الی آخر ہستی اب فرق جانور اھل لغیر اللہ کا اور آزاد کئے ہوئے جانور کا  
 ہو گیا محض سے اسباب سے جو کچھ کہ جسے غریبہ و ثواب و ہوا و پھول جانور ہوا آزاد کئے ہوئے جانور اور بھیرہ



اور سائبہ کا حکم ایک ہوا اور اسکے حلال ہونے پر دلیل یہ آیت ہے مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَشَرٍ وَلَا سَائِبَةٍ وَلَا وَحِيدَةٍ وَلَا حَامٍ وَلَا كَافٍ يَفْقَهُنَّ تَحْتَ اللَّهِ الْكَذِبُ وَالْكَرْهُ هُوَ لَا يَعْقِلُونَ یہ آیت سورہ مادہ میں ہے ترجمہ اشکبار ہر ایسے نہیں ٹھہرایا اللہ تعالیٰ نے بیکرہ اور سائبہ اور نہ وسیلہ اور حامی ولیکن کافر باقرہ ہے ہیں اللہ پر چھوڑ اور انہیں جنتوں کو عقل نہیں فقط مولانا عبد القادر علیہ الرحمۃ موضوع القرآن میں لکھتے ہیں یعنی یہ کفر کی رہیں تھیں کہ مویشی میں کوئی بچہ نیاز رکھتے بت کے نام تو اسکا کان پھاڑ دیتے نشان کو اسکو بچہ کہتے اور کوئی جانور بت کے نام پر آزار کو کہتے اسکو اسکے اختیار پر چھوڑ دیتے وہ سائبہ تھا اور بعض شخص نے ٹھہرایا کہ جو بچہ ضرور وہ بت کی نیانچ کر دے اور جو بچہ مادہ میں رکھوں پھر اگر نہ مادہ دونوں ملے ہوئے ہوتے تو نہ بھی آپ رکھنا مادہ کے ساتھ ہی وسیلہ تھا اور جس اونٹ کی پشت سے دس بچے پر سے ہوتے تو لائق سواری اور یوحنا کے اسکے باپ کو لادنا موقوف کرنے اور جاری پانی پر سے نہ ہانکتے وہ حلی تھا یہ سب غلط زمین ڈالکر اسکو حکم شرعی سمجھتے تھے اتنے اور تفسیر جلالین میں یہ جرح شان نزول آیت یا ایہا الناس انی فی الی کام فی حلالہ طیب کے لکھا ہے کہ یہ آیت اس شخص کے حق میں نازل ہوئی کہ جو سائبہ اور بیکرہ کو حرام کہتا تھا اور اسی تفسیر میں بل یثبہم الفیقا علیہ الیام کے بیان میں ہے کہ کفار باپ دادے کی منڈلاتے تھے بت بوجھنے اور سائبہ اور بیکرہ کے مرم جانتے پر فقط اور تفسیر جامع البیان میں بھیجے آیت یحییٰ لہو الطیبان کے ہے وہ حکم شرعی تھا انھوں نے جو بیکرہ اور سائبہ کو حلال کہتے تھے انھوں نے اپنی جانوں پر شل بیکرہ اور سائبہ اور وسیلہ کے فصل دوسری بیچ بیان وجہ حرام ہونے اس جانور کے کہ جسکے روح میں پہلی آواز دی جائے غیر اللہ کے نام کی چنانچہ مولانا شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمۃ نے تفسیر فتح العزیز میں بیان فرمایا ہے کہ جو جانور اللہ تعالیٰ کے نام پوچھتا ہو وہ حلال ہے اس واسطے کہ روح جسم کو پاک رکھتی ہے جب تک روح جسم میں ہے جسم میں نہیں ہوتا اور یہ سترتا نہ گلتا اور روح جانور کی نکالی گئی ساتھ نام اللہ کے تو اللہ تعالیٰ کا نام مبارک پاک کرنے میں جہنم کے قایم مقام روح کے ہوا اس واسطے جو جانور آپ سرے اگرچہ بکری یا گائے ہو جو نام پوچھتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کا نام قائم مقام روح کے نہ ہونے پایا اور وہ جانور مردار ہو گیا اور جس جانور کی جان نکالنے کی توفیق

غیر کا نام لیا گیا وہ مردار سے بھی بڑھ گیا ایک تو اللہ تعالیٰ کا نام اسپر نہ لیا گیا دوسرے اور زیادتی ہوئی کہ غیر کا نام لیا گیا تو یہ جانور حرام ہونے میں وہ مردار سے بھی بڑھ گیا اور کوئی اگر شبہ کرے کہ جس جانور کو جاہل لوگ اولیٰ کی نذر کرتے ہیں چھپے پھر اسے اللہ ہی کے نام سے فوج کرتے ہیں تو یہاں پر بھی اللہ تعالیٰ کے نام مبارک کو قایم مقام روح کے سمجھ کے اسکو حلال جانو جواب اسکا یہ ہے کہ قاعدہ شرعی بیع مقدمہ بیع کے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نام فالین نہ اس جانور کے بیچ میں لیا جا تب حال ہو اس واسطے کہ حدیث شریف میں آیا ہے جَزَّ وَ ذُو السَّمِیَّةِ یُغْنِ بَیْعَ مِینَ بَیْسِہِ اللہ اللہ الْکَبْرُ خَالِصٌ کہ اگر بدون تلاوت نام غیر کے جیسا کہ بیچ ہدایہ کے ہے پھر اگر فوج کی موت کوئی نہیں کہے بَیْسِہِ اللہ صَ لَّی اللہ سَ وَّلَی اللہ محمد کی دال کو کسر ہٹے تو بیشک حرام ہے اور اگر محمد کی دال کو کسر تو کڑہ اور اگر نیت بیع جانور کی واسطے بت یا پیر یا پیغمبر کے کرے اور زبان سے بسم اللہ کہہ کر کے بیچ کرے تو بھی حرام ہے اگرچہ ظاہر میں غیر کا نام نہیں لیا گیا مگر نیت میں تو ہے اس واسطے کہ نیت عمل کی عمل کے ساتھ رہتی ہے نامی عمل تک جیسا کہ اصول فقہ میں ہے اور وجوہ حلال ہونے بچہ و سائبہ و حام کے یہ ہے کہ کفار زبان جاہلیت کے ان جانوروں کو تعلیمات ام جانتے تھے بلکہ وہ دانی و کھیت سے ان جانوروں کو مانتے تھے اور یہ بات کہ شرع ہی اپنے شریعت مقرر کرنا ہی اور شریعت مقرر کرنے کا اختیار سوائے خدا و رسول کے دوسرے کو نہیں ہے اس واسطے اللہ تعالیٰ نے انکے حرام کرنا کو ٹھیک یا اور تہامی اس آیت کے جو آیا ہے وَلَکِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوا یَقْدُرُ عَلَیْہِمْ اَللّٰہُ اَسِیْفٌ اَشَارَہِ ہر کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ بات مقرر نہ کی تو دوسرے کیا مقرر کرنا اللہ تعالیٰ چھوڑا باندھنا جیسا کہ دوسری آیت میں جو سورہ نحل کے ہے لَا تَقُولُوا لِمَا یُحِبُّ اَللّٰہُ اَلْکَذِبَ ہَذَا حَلَالٌ وَ هَذَا حَرَامٌ لِّتَقْتُلُوا عَلَیْنَا اَلْکَذِبَ الَّذِیْنَ یُفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ اَلْکَذِبَ لَا یُفْلِحُونَ یعنی نہ کہ جو جو وصف کرتی ہے تمہاری زبان کہ یہ حلال اور یہ حرام ہے دلیل شرعی تاکہ انہو اللہ تعالیٰ پر مجھوٹہ بیشک جو لوگ باندھتے ہیں اللہ تعالیٰ پر مجھوٹہ وہ مردار کو نہ پہنچنے کے بلکہ خدا سے نہیں گئے جیسا کہ تفسیر جامع البیان میں ہے اب خیال کرو کہ اس آیت میں ہی طرف سے کسی چیز کو حلال و حرام کہنے کو امر علی اللہ و یا فیصل تیسری تیسری تیسری تیسری و دفع شبہات کہ فہمون کا جانا چاہئے کہ بعض لوگ نے جب معلوم کیا کہ جو جانور غیر کے نام لیا گیا

اور آوا کر دیا گیا وہ بموجب آیت **وَمَا أَهْلُ بَيْتٍ لِّغَيْرِ اللَّهِ** کے حرام ہے تو انھوں نے گمان کیا کہ سناٹا کو بھی ہندو اپنے باپ دادا کے نام شہرت دیکر چھوڑ دیتے ہیں جیسا کہ مشہور ہے کہ فلا نے ہندو کے اپنے باپ دادا کے نام سناٹا داغ کر کے چھوڑا ہے تو انھوں نے اس کو بھی **أَهْلُ بَيْتٍ لِّغَيْرِ اللَّهِ** میں داخل سمجھا اور آیت **مَا جَعَلَ اللَّهُ مَبْرُورًا** کے معنی کا خیال کیا تھا تو انکی نادانی ہے کہ یہ مگر جمیع شکاریہ اور وحشیہ کی طرح کرنا کہ جیسا کہ اوپر گذرا اور بعد از مدیم ہونے اصل حقیقت کے بعضوں نے اپنے عقیدہ کو ٹھیک کیا کہ سناٹا کو **أَهْلُ بَيْتٍ لِّغَيْرِ اللَّهِ** میں داخل نہ کرنا اور بعضوں کو حرمت جاہلیت و منکر ہونے کی کہ تم تو عالم میں بہت لوگوں کے سامنے اس کو حرام کرنا تھا اب یہ کیونکر حلال کہیں دینا کی غیرت میں قیام لگتا ہے تو اسی بات پر ارشاد ہے **وَالَّذِينَ يَكْنُفُونَ مَا نُنَزِّلُ اللَّهُ مِنْ الْكِتَابِ مِنْ دُونِ مَا أُتِيَ فِيهِ مِنْ الْكِتَابِ** یعنی جان بوجھ کر حق پریشانی کی بات سمجھتے تھے تب بیگناہ تھے اب جان بوجھ کر کچھ چھپانے سے سخت گنہگار اور قابل لعنت خدا کے کہ جسنا تو ان کے حق میں قرآن شریف میں وارد ہے یعنی آیت **الَّذِينَ يَكْنُفُونَ مَا نُنَزِّلُ اللَّهُ مِنْ الْكِتَابِ مِنْ دُونِ مَا أُتِيَ فِيهِ مِنَ الْكِتَابِ** اور **وَالَّذِينَ يَكْنُفُونَ مَا نُنَزِّلُ اللَّهُ مِنْ الْكِتَابِ مِنْ دُونِ مَا أُتِيَ فِيهِ مِنَ الْكِتَابِ** میں ہوں بلکہ ابھی بڑھ گئے لوگوں کو گمراہ کرنے لگے جو شخص نہیں سمجھتا تھا اس کو بھی اسکا حرام نہ مانگا کہ ہونے کو کافی ہوا کہ یہ طہان کی حالت نہ ہے اور جو شخص کہ سمجھتا تھا اس سے کہنے لگے کہ دیکھو تو یہ میرا پیغمبروں کے نام کا گمراہ اور حرام ہود سے اور بھائی اور کالی کے نام کا حلال تو یہ حلال کہنے والے لالچ کے دام میں مبتلا ہیں کہ مفت کے بکرے بھیڑے ہاتھ لگے ہیں کیوں چھوڑیں مفت راہ پر یا بدگفت اور جس کو دیکھتے ہیں کہ سمجھ اسکی زیادہ ہر اس کو کہتے ہیں کہ یہ لوگ تو یہ پرچہ پانی چیزوں کو حلال کہتے ہیں کیونکہ دونوں کا حال ایک ہی قطع حال یکہ یہ بھی انکی غلط فہمی ہے اس واسطے کہ جو چیز تعزیر اور جھڑا وغیرہ پر چڑھائی جاوے اس کو بھیڑا مسامحہ کے ساتھ ہرگز مشابہت نہیں مگر سناٹا وغیرہ جانوروں کو مشابہت ہے جیسا کہ ہم اوپر لکھ چکے ہیں بیان بلعینس اور بلعینس اسکا یہ ہے کہ لوگوں سے کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ ہے کہ جس مقام پر دو عالم ایک بات میں اختلاف کریں یعنی ایک حلال کہے اور دوسرا حرام تو اس مقام پر حرمت پر عمل کیا جاوے گا کیونکہ حلال کے ترک میں کوئی گناہ نہیں اور حرام میں مبتلا ہونے سے سخت عذاب ہر دفعہ بلعینس دفعہ بلعینس کا یہ کہ جس مقام پر قرآن اور حدیث سے کوئی مسئلہ صاف صاف معلوم نہیں ہوتا ہوا تو اس کے رد میں ایک عالم اس کو حلال کہتا ہوا دوسرا حرام اس مقام پر ایسا ہی حکم کرے کہ شیشک چنے پر



اور جس مسئلہ کی حلت صاف قرآن اور حدیث سے نکلے اور سب علماء اطفالی اور مفسرین بموجب اس آیت  
 کے حلت کا فتویٰ دیوں اس متفاکر پر یہ عمل بیان کرنا مسلمانوں کو فریب شیطانی میں گمراہ کرنا ہو کہ جبکہ  
 دفع کیواسے خود اللہ تعالیٰ سورہ بقرہ میں فرماتا ہے **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اكْثُرُوا خَيْرَاتِ الْكَلِمَاتِ**  
**حَالًا كَلِمَاتٌ لَا تَتَّبِعُوا لِحُطُوتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمُ قَدُوسٌ مَّهِينٌ** اور **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا**  
**الْفُتُورَ وَأَنْ تَقُولُوا عَالِي اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ** یعنی اسے ایمان والوں کو حکایت جو خیر میں  
 میں ہر حلال نعمتی اور نہ پرہیزی کرو و قہر مومن شیطان کی بیشک وہ واسطے تمہارے دشمن ہر صبح و شام  
 یہی حکم کرنا ہو تم کو ساتھ برائی و بے نیائی کے اور یہ کہ باندہ جو تم اللہ تعالیٰ پر جو نہیں جانتے اب جو  
 کہ حرام جانتے سے اس چیز کے انکار لازم آتا ہو آیات قرآنی سے کس سے کفر لازم آتا ہو جیسا کہ قرآن  
 شریف میں آیا ہے **وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلْ كُفْرًا فَرَأَى اللَّهُ فَاُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ** یعنی جو کوئی حکمِ نکرے  
 موافق آیت قرآنی کے تو وہ کافر ہی جیسا کہ سورہ نائدہ میں ہے **بَعَاذَ اللَّهُ مَنَا وَرَقَرَانِ** لکے  
 خلاف مسلمانوں کو بیکارنا شیطان ملعون کی نیابت کرنا ہو البتہ سچاوسے ایسی سمجھ سے انصاف  
 ہو کہ یہ تمام دعو کا کھانے کا ہو اگر کوئی کفر تفسیر قرآن سے علاقہ نہیں ہو تو وہ ہم جو سمجھتے ہیں ان کا کچھ  
 قصور نہیں ہاں جو لوگ سمجھ بوجھ کے حرام و حلال جانوروں میں فرق نہ کریں اور دوسروں کو بیکارنا  
 دے بڑے گنہگار ہیں اور بموجب تعینف اس رسالہ کا یہی ہو کہ بچارے بے پڑھے لوگ بیکارنا لوگوں  
 فریب سے بچیں اور اس رسالہ کا مضمون معلوم کر کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانیں  
 اور اس گنہگار کو ثواب اخروی حاصل ہو اور فائدہ لینے والے اس رسالہ کے بھی دعائے خیر  
 یاد رکھیں اور اللہ تعالیٰ اسکو باقیات صالحات واسطے اس گنہگار کے کرے مجھ کو اور سب مسلمانوں کو  
 راہِ راست دکھائے اور باقی شیعہ کفریہ مالوں کو مجال عذر کرنے کی نہ دے اللہ تعالیٰ اگر توفیق دے  
 تو آپس میں کریں یا زور سے آیات و احادیث کے جواب لکھیں فقط سہانا لا تلوخذنا ان نسينا او اخطانا  
**رَبِّ هَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً ذَهَبَ لَنَا مِنْ اَكْرَبَ شَدَّاهُ اِمِينِ اَمِينِ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ**

تمباکھ



الحمد لله والمنة که تمام شایان رساله متبرکه در باره حلت و حرمت جالوزان قسم سابع و غیره و عامی  
و وصیله آئینه صورت تمام معنی الموام حلال و حرام است تصنیف ثبوت خلاصه علمای محققین سلام  
فصلنامه محمد بن قنوه سالکان طریقت زبده کاروان معرفت جانی و غازی مولانا و مرشدنا  
حضرت سید مولوی محمد جعفر علی صاحب مد الله لکمال انصاف و لواله و بسعی و ابراد حافظ قرآن حاکم  
دوران خلافت شقیان سلال پرہیز گاران حافظ شیخ غلام نبی صاحب زیندار طلاقہ دار موضع جکرا  
و سنو رو او غیرہ تہنہ پیرا پیر گنہ بالشی خضوع بشی صورت تحسینا

در حقیقت جناب مرشد زمانے رساله ہذا حلت و حرمت کو مفید عام تالیف فرمایا ہے  
عاجزہ قریان علی خلیفہ جناب مہرج

### خطبہ کاح

طریقہ کاح کاح پڑھانے والا قبل کاح پڑھنے کے سامنے کاح کے بیچ کے خطبہ یا جاز بند پڑھے  
خطبہ یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مُحَمَّدٌ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنُؤْتِیْہٖ  
عَلِیْہِ کَعَقْدُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّہٖ اَنْفُسًا وَمِنْ سَبَابِہٖ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَالَا مُجْبِلٌ لَّہٗ وَمَنْ یُضِلُّہٗ فَاَدَّ  
حَادِیْ لَہٗ وَشَہَدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَتَشَہَّدَ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ  
اَنَّہٗ اَبَدَ اَنْ خَیْرُ الْخَلْقِ کِتَابُ اللّٰهِ وَخَیْرُ الْوَحْیِ هَدٰی مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ وَشَرُّ  
الْاُمُوْرِ یُحَدِّثُہٗ اَنْہٗ اَدَّ کُلُّہٗ اَوْ فِی النَّارِ مَنْ یَطِیْعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ کَمَلَ  
مَنْ یُطِیْعُہٗ اِنَّہٗ لَا یُضِلُّ الْاَنْفُسَہٗ وَلَا یُضِلُّ اللّٰہَ شَیْئًا اَسْأَلُ اللّٰہَ اَنْ یَجْعَلَہٗ عَمَّنْ یَطِیْعُہٗ وَیَطِیْعِ  
رَسُوْلَہٗ وَیَطِیْعِ رَجُلًا اَنْہٗ یُحْتَسِبُ سَخِیْطَہٗ فَاَسْأَلُہٗ بِہٗ وَلَہٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ  
اَللّٰہُمَّ اَنْتَ الَّذِیْ خَلَقْتَ مِنْ نَفْسِیْ وَجَدًا وَاَخْلَقْتَ مِنْہٗ رَجُلًا وَبَدَّیْ مِنْہٗ رَجُلًا  
کَثِیْرًا وَاَنْشَأَ وَتَقَوَّی اللّٰہُ الَّذِیْ اَسْأَلُکَ بِہٖ وَالْاَرْحَامِ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا  
یَا اَرْحَمَ الرَّحِیْمِ اَمْسُوْا اَللّٰہُمَّ حَوَّلْہٖ عَلَیْکُمْ اَوْ اَنْتَ مُسْلِمٌ وَاَمَّا اللّٰہُ تَعَالٰی  
اِنْ خَفَیْہُ اَلَا تَقْطَعُوْا فِی الْیَمَیْنِ فَاَنْکَحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَشْقُوقًا لَہٗ

وَرُبَّ بَاغٍ فَإِنْ خَفِيَ لَمْ يَكُنْ أَحَدًا أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَاتَّقُوا الْيَاكِلَ  
 مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ مِمَّا قَدْ كُنِيَ قُلُوبُهُمْ  
 يُخْفِيهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ إِنَّ كَوْنَكُمْ كَأَحْمَدٍ مِنْ سُنَّتِي فَتَرْغَبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ  
 مِنِّي وَقَالَ تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلَسُوا لَوْ فَوَاقِي آبَائِهِمْ يَكْفُرُ الْأَمَمُ  
 بعد اسکے یہ ظہر چھنے والا کہ ملی دولہن کا ہویا وکیل دولہا سے کہے کہ کاح کر دیا میں نے تیرا ساتھ  
 فلانی عورت یا مہر کا اپنی کے کہ فلان بیٹی فلان کی ہوا تینے مہر پر اور دولہا کہے میں نے  
 قبول کیا کاح اس عورت کا یا مہر تیری کا کہ یہ ہر اس مہر پر اور بجائے فلانی کے نام دولہن کا  
 اور بجائے فلان کے نام دولہن کے باپ کا لیسے اور تعین مہر کی صاف بیان کرے اور ان  
 الفاظ کو چیکے چیکے نہ کہے جیسا کہ اکثر ادا کرتے ہیں اور جب عقد نکاح سے فراغت پاوے  
 دعاے برکت واسطے دولہا دولہن کے کہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے بِأَذْنِ اللَّهِ  
 لَكَ وَفِيكَ وَعَلَيْكَ تَجْمَعُ بَيْنَهُمَا عَلَيَّ حَتَّى تَكُونَ لِي وَارَ كَوْنِي اجْنَبِي بِاجَازَتِ  
 ولی یا وکیل دولہن کے بطریق مقرر کاح پڑھاوے تو بھی درست ہو

قطعة تاریخ وفات حضرت مولانا سید جعفر علی صاحب مہر موم

ممدوح الصدر کہ نصف سالہ حلیت حرمت از تصنیف بعلی محمد متخلص بہ خج

رہنما کے سالکان و مشیرواے عارفان

حاجی حسین بود و سید علی مکان

عاجزہ گوغازی و ہادی عامر زمان

سال تاریخ و فاش ارشوں آہنگوش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ کے خاکسار جعفر علی اللہ تعالیٰ معاف کرے اسکی بھول چوک اور خیر کراوے اسکا  
ساتھ اپنے مقبولین کے ایسے سب دوستوں کو عموماً اور قصیدہ بالسی اور اسکے نواح کے رہنے والوں کو  
خصوصاً تباکیر وصیت کراؤ کہ جن صاحبوں نے اس عاجز کے ہاتھ پر بیعت کیا ہے اور یہ محبت  
رکھتے ہیں انکو بہت ضرور ہے کہ شریعت کی عظمت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری  
اپنے دل میں خوب جما کے جتنے حکم آہی ہیں مثل نماز و روزہ اور جن لوگوں پر نکوۃ و حج  
فرض ہے اس پر دل و جان سے مستعدی کر کے ادا کیا کریں اور اس عمر چند روزہ کو اپنے  
مالک کی رضا مندی میں صرف کریں موت کسی کو اطلاع کر کے نہیں آتی یہ ایک  
ایگزٹ فی ہر اسوقت افسوس اور پچھتا نا کام نہیں آتا اور جتنے نہیات شرعیہ ہیں جیسے شرک  
و بدعت و صغائر و کبائر سے دور بھاگیں ایسا نہ ہو کہ گناہ کرنے بعد موت فرصت نہ دے  
پھر کالائحد کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں جا  
کس درجہ کی حماقت اور بیجانی کا کام ہے کہ مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہو کے اور عمر  
بھر مسلمان کہلا کے پھر شرک و بدعت کا کام کر کے اللہ کے توہین میں مبتلا ہو اور عقیقہ کا کدہ بنے  
اسیر افسوس نہیں ہے کہ کافر کے گھر میں پیدا ہو کے جنہی ہو البتہ اسیر افسوس ہے کہ سید  
و شیخ و اشرف قوم کہلا کے جہنم میں جاوے سورسومات شادی کو سوا سے سنت  
نحاح اور طعام ولیمہ و عینہ سب رسوم کو ترک کرنا چاہئے جو روکیواسطے ایمان کھو جائے  
اسی طرح میت کے بعد سوا سے دعا و خیرات کے لوص و میثافت اغینا جو لوگ کرتے ہیں سب  
بدعت ہے بلکہ غصب تو یہ ہے کہ اسکو تو اب جانے کرتے ہیں ہاں تو اب وہ کہ بدعت الالائش رسوم کے مجاز  
کو دیا جائے اور رسوم دالاکھانا محتاجوں کو بھی منع ہے اسواسطے کہ بدعت ہو اور بدعت پر

ملک ہی لہذا صد حسنات منع برکات سید السادات سید قمر باغ علی کو اس شخص کی ساری خفیفہ  
 کیا کہ مسلمانوں سے بیعت لیوین اور امور مذکور بالا میں نے انکو سمجھا یا یہ خوب سمجھ گئے ہیں چاہے کہ  
 خود اسپر بحال متحدی عمل کریں اور دوسروں کو بھی یہی راہ بتا دیں اور ہر سیر سے دوستوں کو  
 اور مریدوں کو لازم ہو کہ انکی تابعداری اور شریعت میں کریں اور سب کام دینی دنیوی اسے  
 پوچھ کے موافق ایکنے فتویٰ کے کریں کہ یہ تابعداری عین میری تابعداری ہے بلکہ خدا و رسول کی تابعداری  
 ہے مگر قرآن پر شکر کہ چھٹی موت یقینی چیز ہے کسی کی انتظار ہو جو دن پاتا ہوں سو غنیمت ہو بہر صورت  
 سب وصیت کے بعد یہ درخواست کرتا ہوں کہ مرے حق میں دعا خیر کریں اور میری وصیت کو  
 ضائع نہ کریں وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَلٰی مَا نَبِیُّ الْاَقْدٰی

جعفر علیؑ

جھوٹا واقع ہو کہ وصیت نامہ بعد اس خواب کے لکھا گیا کہ ایک دن یہ خاکسار شب کو  
 سو رہا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک مقام عالی شان آ رہا ہے وہیں آ رہا ہے اور وہاں جناب  
 مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رح و جناب مرشدنا سید احمد صاحب رح و جناب  
 مولوی اسماعیل صاحب کرسیوں پر بیٹھے ہیں اور بھی چند لوگ انکے گرد کرسیوں پر ہیں  
 مگر ایک کرسی خالی رکھی ہوئی ہے کسی صاحب نے پوچھا کہ یہ خالی کرسی کسکے لئے ہے کسی نے کہا  
 صاحب نے اس محفل بابرکت سے جواب دیا کہ یہ کرسی مولوی جعفر علی صاحب کے لئے ہے  
 پھر یہ سزا دہ پاتے ہی آنکھیں کھل گئیں اور سجدہ شکر کا بجایا لا الہ الا اللہ تعالیٰ وہ کرسی خالی  
 دیکھا چاہئے کب نصیب کرتا ہو آمین ثم آمین

مولوی صاحب نے بخور سے ہی روز کے بعد اس دنیا سے جینے کو چھوڑا اور  
 علیہم السلام سید عالم لا یتلیہ وانا لکھ باجھون

خاتمہ الطبع



کتاب خانہ سید عالم لا یتلیہ وانا لکھ باجھون  
 کتاب خانہ سید عالم لا یتلیہ وانا لکھ باجھون